رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مُہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

(الہام حضرت مسیح موعود)

زیر نظر تصویر مینار مسجد اقصیٰ قادیان دارالامان کی ہے جہاں سے بلند آواز سے پنجوقتہ اذان دی جاتی ہے

سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

عام خریداروں کے لئے فی پرچہ ۱ کا ہدیہ ہے

بجائے قیمت اخبار کے ایک روپیہ کے ایک ایک پیسہ کے چار ٹکٹ بھی آسکتے ہیں

۱۰ ایڈیٹر ۹ پروپرائٹر ۰۰

بدر

عاجز قاسم علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۳ | ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۲ھ | قادیان دارالامان | نمبر ۱۴

احمدیہ جماعت کے عقائد

۱۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے کوئی اسکی ذات یا اسکی صفات یا اسکے اسماء یا اسکی عبادت میں نہ اُس کا شریک ہے نہ شریک ہو سکتا ہے۔ ۲۔ ملائکہ کا وجود برحق ہے۔ ۳۔ خدا تعالیٰ قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں۔ جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے اُنپر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں اُنپر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں۔ ۴۔ ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔ ۵۔ الہام کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے اور ہمیشہ کھلا رہے گا۔ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی جیسا وہ پہلے بولتا تھا اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ ۶۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دُعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے اور دُعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں۔ ۷۔ بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں۔ اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہونگے۔ ۸۔ ہمارا یقین ہے کہ جس شخص کی آمد کی انبیائے سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی اور قرآن کریم نے سورہ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ میں جسکی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہے اور جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں اور آپ کے سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں۔ ۹۔ ہمارا یقین ہے کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے جسکے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی شخص سوائے آپ کی کامل اطاعت اور آپکی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے تو الگ رہے مومن بھی نہیں ہو سکتا پس ہم اس بات کے ہرگز قائل نہیں کہ اس اُمت کی اصلاح کے لئے کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اس دنیا میں بھیجا جائے کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں (نعوذ باللہ) اتنی طاقت نہیں کہ اپنی امت کی خود اصلاح کر سکیں اور دجالی فتنہ کو دُور کر سکیں؟ پس کیا ضرورت ہے جو دوسرے نبی کو مدد کے لئے بُلایا جائے۔ لہٰذا ہمارا یقین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی امت میں سے آپکے ہی فیض اور قوت قدسیہ کے اثر سے ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہے اور آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو کوئی نئی کتاب لائے یا جس نے نبوت کا درجہ براہِ راست بلا اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہو۔ نہ نیا نہ پُرانا۔ کیونکہ ایسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تامہ کاملہ کی ہتک ہے۔ اور یہی ختم نبوت کے معنے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا اور دوسری طرف آنیوالے مسیح کو نبی اللہ کہہ کر یاد فرمایا ہے جسکے مطابق ہمارا ایمان ہے کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص (مسیح موعود) نے اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں درجۂ نبوت حاصل کیا ہے۔ ۱۰۔ ہم معجزات انبیاء کے قائل ہیں جن کا اصل نام قرآن کریم کے محاورہ کے مطابق آیات اللہ ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے مرسلوں کی صداقت کے اثبات کے لئے اپنے رسول کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہے جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں۔ ۱۱۔ ثبیں موسیٰ علیہ السلام نبی رسول کریم صلعم سے افضل اور ثانی مسیح یعنی مسیح موعود مسیح سے افضل ہے۔ ۱۲۔ مسیح موعود کے انکار کا کیا نتیجہ ہے جو دوسرے انبیاء کے انکار کا ہے۔

ہدایات ۱۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے۔ ۲۔ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں۔ ۳۔ غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہے۔ ۴۔ خلیفۂ وقت کی بیعت ضروری ہے۔ ۵۔ ضروریات سلسلہ کے لئے حسب حیثیت چندہ دینا واجب ہے۔ ۶۔ سلسلہ کا مرکز مدینۃ المسیح قادیان ہے۔

الفاظ بیعت حضرت خلیفۂ ثانی

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ ۲ بار
میں آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہونگا۔ شرک نہیں کرونگا۔ دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا قرآن کریم اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوشاں رہونگا تبلیغ اسلام کو اپنا اعلیٰ فرض خیال کرونگا۔ جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گے انہیں ہر طرح تمہارا فرمانبردار رہونگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرونگا اور حضرت مسیح موعود کے سب دعاوی پر ایمان رکھونگا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۳ بار۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۳ بار
اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اور بعد ازاں دُعا کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تختگاہ خلافت

ایوان خلافت حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کے گلے میں دو تین یوم سے تکلیف ہے۔ تاہم درس روزانہ ایک دن مستورات میں اور دوسرے دن مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے۔ ایک یوم زیادہ گلا دکھتا تھا۔ اس لئے درس نہیں ہوا۔ احباب صحت کیلئے دعا کریں۔

خاندان رسالت حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا مع دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمٰن و متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین بخیریت ہیں

خلافت اولیٰ کے تمام ممبر خدا کے فضل سے خوش و خوزم و تندرست ہیں۔

منارۃ المسیح کی چاروں منزلیں ختم ہو کر برجی کی تعمیر ہو رہی ہے۔ اسکے بعد انشاء اللہ جلد ترپلاستر شروع ہو جائیگا۔

مفتی صاحب ۲۰۔ دسمبر کو مع حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ترجمۃ القرآن انگریزی کا پارہ اول مکمل کرا کر دارالامان پہونچگئے تھے گذشتہ پرچے میں صفحہ کے حاشیہ زیریں میں غلطی سے ترجمہ مذکور کا مدراس سے بھیجا جانا درج ہوا ہے۔ بجائے "مدراس سے لے آئے" کے مدراس سے بھیجے" لکھا گیا ہے۔

تین انگریز جنکا پچھلے فاروق میں قادیان آنا درج ہو چکا ہے۔ ان کی دوسری ملاقات کا حال جو حضور خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے بعد ظہر ہوئی تھی حسب وعدہ ذیل میں لکھا جاتا ہے:۔ دوسری ملاقات میں بعض باتیں صاحب بہادر نے خود اردو میں دریافت کیں۔ اور بعض کے جواب بھی حضرت کی تقریر اردو سن کر کہا کہ میں نے سمجھ لیا ہے۔ تاہم بعض سوال و جواب ناصر عبدالحق صاحب نے ترجمہ کئے۔

صاحب بہادر۔ کیا آپ کوئی فوٹو ہمیں دے سکتے ہیں۔ مرزا صاحب کا اور آپ کا۔

حضرت صاحب۔ میرے پاس تو فوٹو نہیں ہیں لاہور میں ایک دفعہ کسی نے میرا فوٹو لیا تھا۔ وہاں سے دریافت کیا جائے۔ شاید مل جائے۔ ملا تو آپ کو بھیجدینگے۔

صاحب بہادر۔ میں مرزا صاحب کی کتابوں میں پڑھتا ہوں کہ انہوں نے یسوع کے حق میں بہت سخت کلامی کی ہے کیا وہ یسوع کو ایسا ہی برا یقین کرتے تھے۔

حضرت صاحب۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ انہوں نے صاف لکھا ہے کہ اگر میں مسیح کو برا سمجھوں تو خود کیونکر مسیح ہونے کا دعوےٰ کروں۔ اصل بات یہ ہے کہ عیسائی پادریوں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں بہت سے بہتان اور افترا باندھ کر آپ کے اخلاق کو بہت برا کر کے ظاہر کیا ہے۔ اس کے جواب میں حضرت میرزا صاحب نے ان کو دکھایا ہے۔ کہ اگر ایسی ہی باتوں پر اعتبار کر کے کسی کے چال چلن کو پرکھا جا سکتا ہے تو غور کرنا چاہیئے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ پر کیا کیا بہتان لگائے ہیں۔ پھر ان پر بھی یقین کرو اور خود عیسیٰ کی حالت کو دیکھو۔ اس طرح عیسائی پادریوں کو سمجھایا گیا ہے۔ اور انہیں مناظرے کی صحیح راہ پر لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

پادری صاحب۔ تو کیا مرزا صاحب مسیح کو ایسا ہی معصوم سمجھتے تھے۔ جیسا کہ ہم عیسائی لوگ مانتے ہیں۔

حضرت صاحب۔ ہم حضرت عیسیٰ کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ اس واسطے کہ قرآن شریف نے ان کو نبی اللہ کہا۔ نہ اس واسطے کہ آپکی انجیلوں میں لکھا ہے۔ اور چونکہ تمام انبیاء اسلامی عقاید کے مطابق معصوم ہیں۔ اس واسطے حضرت عیسیٰ بھی معصوم ہیں۔ ہمارا ماننا قرآن شریف کے فرمانیکے سبب سے ہے

پادری صاحب۔ تو کیا آپ بائیبل کی باتوں کو نہیں مانتے اور ان کو غلط سمجھتے ہیں

حضرت صاحب۔ بائیبل کی جو باتیں قرآن شریف کے مطابق ہیں۔ ان کو ہم قبول کرتے ہیں کہ درست ہیں اور جو باتیں بائیبل کی قرآن شریف کے خلاف ہیں ان کو ہم غلط سمجھتے ہیں اور جو باتیں بائیبل میں ایسی ہیں کہ قرآن شریف میں انکا ذکر نہیں ان کو ہم بیرونی تاریخ اور دیگر شواہد سے پرکھیں گے۔ اگر ان کو درست پائینگے تو قبول کریں ورنہ ان کو رد کیا جائیگا۔

پادری صاحب۔ آپ قرآن شریف کی باتوں کو صرف اس واسطے مان لیتے ہیں کہ وہ قرآن شریف میں لکھی ہیں۔ اور ان کے واسطے دلایل اور ثبوت کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

حضرت صاحب۔ اس بات کو صبح ہی واضح کیا گیا تھا۔ ہم قرآن شریف کو اندھی تقلید کے طور پر نہیں مانتے۔ بلکہ ہم نے اسکی تمام باتوں کو پہلے علمی اور عملی تحقیقات اور شواہد سے پرکھ کر سچا پایا ہے۔ اس واسطے ہم اس پر یقین کرتے ہیں۔ اور ایمان لاتے ہیں۔ جیسا کہ ایک گواہ جو عدالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ پہلے ہم کو اسکے حالات اور سوانح سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ سچ بولنے والا ہے۔ تب اسکی شہادت لیجاتی ہے

پادری صاحب۔ یورپ کے محققین نے جیسا کہ بائیبل کو ہائیر کرٹی سزم (اعلیٰ تنقید) کے زیر مشق کیا ہے ایسا ہی اب وہ قرآن شریف کو بھی اعلیٰ تنقید کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں اور اس پر نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ صرف بائیبل پر ہی اعلیٰ تنقید کے اعتراضات وارد نہیں ہوئے بلکہ اب قرآن شریف پر بھی ہو رہے ہیں۔

حضرت صاحب۔ قرآن شریف کے متعلق یہ بات اب پیش ہوئی ہے۔ اب اس کا جواب بھی انشاء اللہ تعالےٰ دیا جائے گا۔ اب تک یہ بات قرآن شریف کے متعلق زیر بحث نہ تھی۔ اب ہوئی ہے۔ ڈاکٹر منگانا کے اعتراضات ہمارے پاس آئے ہیں انشاء اللہ میں اس کا جواب جلد لکھونگا۔ صرف اعتراض کر دینے سے قرآن شریف پر کوئی عیب نہیں لگ سکتا۔ پہلے جس قدر اعتراض ہوئے وہ سب معقول طور پر رد کئے جا چکے ہیں اور ایسا ہی یہ بھی انشاء اللہ معقول دلایل کیساتھ رد کئے جائینگے۔ منگانا کے سوائے اور کوئی اعتراض ہمنے سنا نہیں اگر کوئی اعتراض آپ پیش کر سکتے ہیں تو سنائیں۔

(اس پر پروفیسر صاحب نے تعداد ازدواج کا نام لیا۔ مگر والٹر صاحب نے جلدی سے ایک اور سوال پیش کر کے پروفیسر صاحب کی بات کو روک دیا)

پادری صاحب۔ قرآن شریف میں مسیح کی طفولیت کے معجزات کا ذکر ہے جو انجیل میں نہیں یہ بات انجیل کے مخالف ہے۔؟

حضرت صاحب۔ اگر کوئی بات انجیل میں بیان کرنے سے رہ گئی ہے اور قرآن شریف نے اسکا ذکر کر دیا ہے۔ تو اس کا نام مخالفت نہیں۔ علاوہ ازیں قرآن شریف میں کوئی طفولیت کا معجزہ نہیں بیان کیا گیا۔ سب نبی ہیں اور نیک بچے چھوٹی عمر میں اور بڑی عمر میں اچھی باتیں کرتے ہیں۔ کوئی اور بات آپ بتلائیں

پادری صاحب۔ بیشک یہ مخالفت نہیں۔ لیکن وقت بہت ہو گیا ہے اور میں آپکو دیر تک ٹھہرانا نہیں چاہتا۔ آپکا درس کا وقت بھی ہو گیا

حضرت صاحب۔ کچھ حرج نہیں آپ فرمائیں۔

پادری صاحب۔ انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح مر گیا اور یروشلم میں دفن ہوا۔ آپ قرآن شریف سے ثابت کرتے ہیں کہ وہ چشموں والی جگہ (کشمیر) میں دفن ہوا یہ مخالفت ہے۔

حضرت صاحب۔ یہ کوئی مخالفت نہیں قرآن شریف میں کشمیر کا نام نہیں۔ اگر انجیل مسیح کی وفات کو قبول کرے تو ہمارا مطلب حاصل ہے۔ قرآن شریف مسیح کو فوت شدوں میں داخل کرتا ہے آپ اسکو فوت شدہ تسلیم کر لیں خواہ کہیں قبر بنائیں ہمیں منظور ہے۔

پادری صاحب۔ کیا کمال الدین کی کتاب یہاں موجود ہے

حضرت صاحب مولوی صاحب کی کتاب خانہ میں ہوگی پادری صاحب (ان کتابوں کے متعلق اور یہودی کے متعلق پادری صاحب کو اطلاع دیدی گئی) اس کے بعد پروفیسر صاحب نے کہا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ عیسیٰ آسمان پر ہے جبکہ جواب حضرت نے دیا کہ قرآن شریف میں ایسا نہیں لکھا۔ اور زیادہ تفصیل جواب حضرت دینا چاہتے تھے مگر پادری صاحب کے کہنے پر کہ وقت ہو گیا ہے اور درس کا وقت ہو گیا ہے۔ اور حضرت نے فرمایا ہمیں آپ کی ملاقات سے خوشی ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۱۶ء

مسیح موعودؑ کی وحی نبوّت

یعنی

کتاب البشریٰ کی بعض پیشگوئیاں

نوشتہ مبلغ احمدیّت مولوی حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے

از مارشیس

موجودہ فتنہ سے غمزدہ ہوکر میں نے البشریٰ سے حضرت کے الہامات کو پڑھنا شروع کیا۔ خدا کی شان دیکھو۔ خدا کے علم پر میں قربان جاؤں کہ اس بات کی اس نے پہلے الہامات کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دے رکھی تھی۔ اور عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اس بات کو واضح کرکے لکھ دیا ہے کہ آیندہ ایسے لوگ پیدا ہونیوالے ہیں۔ یہ اور اسکے ساتھ کے الہامات حضرت صاحب کی رسالت بیان کر رہے ہیں۔ سو اب سیاق سباق بتا رہا ہے کہ رسالت احمدؐ سے انکار کرنیوالے لوگ مُراد ہیں۔ اب میں وہ عبارت نقل کر دیتا ہوں شائد کوئی سعید رُوح اس سے مستفید ہو سکے۔ اور شائد مصنف البشریٰ کو غور کرنے کا موقع مِل سکے۔ جو انکی صحبت کے اثر سے متاثر ہو کر اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی پیشگوئی پوری کر رہا ہے۔

البشریٰ ص۲۳

(۴۱) ام یقولون نحن جمیع منتصر۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر وان یروا ایۃ یعرضوا و یقولوا سحر مستمر۔ واستیقنتھا انفسھم وقالوا لات حین مناص فبما رحمۃٍ من اللہ لنت علیھم ولو کنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک ولو ان قرآنا سیرت بہ الجبال۔ کیا کہتے ہیں کہ ہم قوی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائے گی اور پیٹھ پھیر لینگے اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے حالانکہ انکے دل ان نشانوں پر یقین کرتے ہیں اور دلوں میں انھوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تو انپر نرم ہُوا۔ اور اگر تو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ اگرچہ قرآنی معجزات ایسے دیکھتے جنسے پہاڑ جنبش میں آجاتے۔)

"یہ آیات ان بعض لوگوں کے حق میں بطور الہام اظہار ہوئیں۔ جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی نکل آویں جو اس قسم کی باتیں کریں اور بدرجہ یقین کامل پہنچکر پھر منکر رہیں"۔ پھر بعد اسکے فرمایا

(۴۲) انا انزلناہ قریبًا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔ صدق اللہ وصدق رسولہ وکان امر اللہ مفعولا۔ یعنی ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف وحقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اُتارا ہے اور بضرورت حقہ اُترا ہے۔ اللہ اور اسکے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا"۔

(۴۳) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ ان الہامات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب پیغامیوں کے لئے بطور پیشگوئی کے ہیں اور خود حضور نے لکھدیا ہے کہ آیندہ بھی ایسے ہونیوالے ہیں۔ جو درجہ یقین پر پہنچکر منکر ہی رہینگے اور وہ حضور کے زمانہ میں جدا نہیں ہونگے بلکہ حضور کے بعد سلسلہ حقہ کو خیرباد کہنا چاہینگے۔ یہی تو وجہ ہے کہ یہ الہامات کی تحقیر کرتے ہیں کیونکہ ان میں ان کے متعلق پیشگوئیاں اور وعیدیں ہیں۔ حالانکہ یہ مسلم امر ہے کہ احادیث ظن کے مرتبے پر ہیں مگر کلام الٰہی یقین کے مرتبے کو پہنچا ہُوا ہے۔ ان الظن لا یغنی من الحق شیئًا۔ بای حدیث بعد اللہ و ایٰتہ یؤمنون۔ انہی کیطرف اشارہ ہے وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک جماعت نکل جائیگی یہ پیٹھ پھیر کر قادیان سے چلے جائینگے اور ان آیات آلٰہی سے اعراض کر لینگے جو کہ قادیان میں حق کے ساتھ اُتریں اور اسکی وجہ لات حین مناص میں بیان کی گئی ہے کہ لوگ بغیر اس کے کہ احمدیت کو خیرباد کہا جاوے اعانت چندہ وغیرہ میں انہیں دے سکتے۔ مسیح موعود کے زمانہ میں بھی ایسی حرکات قبیحہ کے یہ مرتکب ہو چکے ہیں کہ اگر حضرت نرمی سے کام نہ لیتے تو کبھی کے یہ بھاگ جاتے۔ اب یہ اُس حق پر ظن کو ترجیح دے رہے ہیں جو قادیان کے قریب ضرورت حقہ کے ساتھ اللہ نے اُتارا۔ اور جس سے اللہ رسول کے وعدے سچے ہو گئے۔ اس سے یہ صاف ثابت ہے کہ قادیان کے مخالف ہونگے اس لئے ضروری ہُوا۔ کہ ان الہامات کی بھی کوئی مخالفت کریں جنکو خدا نے قادیان میں اُتارا۔ اور یہی وجہ ہے کہ انھوں نے مسیح موعود کی رسالت سے انکار کیا۔ حالانکہ انہی الہامات کے ذریعہ قرآن اور اقوال صحیح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم از سر نو زندہ ہوئے ہیں۔ اسی لئے فرمایا صدق اللہ ورسولہ وکان امر اللہ مفعولا۔ افسوس یہ امر اللہ کو احادیث کے پایہ سے بھی نیچے گراتے ہیں۔ یہ خود اسفل سافلین میں گرا دیئے گئے ہیں۔

ص۳۳ الہام پڑھو

(۴۳) "اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دُنیا میں اندھیر پڑ جاتا"

یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے جو دُنیا کو ان آیات بیّنات کی نہایت ضرورت تھی اور دُنیا کے لوگ جو اپنے کفر اور خبث کی بیماری سے مجذوم کی طرح گداز ہو گئے ہیں وہ بجز آسمانی دوا کے جو حقیقت میں حق کے طالبوں کے لئے آب حیات تھی تندرستی حاصل نہیں کر سکتے۔"

ناظرین غور فرماویں مسٹر اکبر شاہ خان فرماتے ہیں۔

احادیث کے بعد الہامات مسیح موعود کا درجہ ہے مگر خدا تعالےٰ کے رسول کریم کا مقرر کردہ حَکَم عدل مسیح موعود فرماتا ہے۔

جبکہ ہے امکان کذب وکجروی اخبار میں
پھر حماقت ہے کہ رکھیں سب انہی پر انحصار
جبکہ ہم نے نور حق دیکھا ہے اپنی آنکھ سے
جبکہ خود وحی خدا نے دی خبر یہ بار بار
پھر یقین کو چھوڑ کر ہم کیوں گمانوں پر چلیں
خود کہو روایت ہے بہتر یا نقول پُر غبار

تفرقہ اسلام میں نقلوں کی کثرت سے ہُوا
جس سے ظاہر ہے کہ راہ نقل ہے بے اعتبار

ص۳۳ - البشریٰ حصہ اوّل

(۴۹) لعلک باخعٌ نفسک ان لا یکونوا مومنین لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ ولا تحاسبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ یا ابراھیم اعرض عن ھذا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہ عبد غیر صالح - انما انت مذکر لست علیہم بمصیطر - ترجمہ کر کے حضور فرماتے ہیں یہ چند آیات بعض خاص لوگوں کے حق میں ہیں - جون ۱۹۰۴ء مولوی محمد علی کو رؤیا میں دیکھا - آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادے رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ - اس کے بعد کا الہام ہے واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی - پہلے الہام میں حضرت کو ابراہیم فرمایا - دوسرے میں ان خاص لوگوں کو جن میں عبد غیر صالح بھی شامل ہے فرمایا مسیح موعودؑ کے طریقہ کو اختیار کرو +

البشریٰ حصہ اول صـ۴۴

(۱۰۸) میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا - اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤنگا - دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا - اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردے گا - الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم - اس سے پہلے الہام میں ہے یا عیسیٰ انی متوفیک -

الحمد للہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے اٹھائے جانیکے بعد اولوالعزم موجود کر دیا جس نے فتنہ کے وقت جماعت کو محفوظ رکھا - اور اولوالعزم نے انبیاء کی طرح صبر اور تحمل سے کام لیا +

اسی صفحہ کے (۱۱۲) الہام میں حضرت فضل عمر کی پیشگوئی ہے - ام المومنین کو خدیجہ فرمایا اور فرمایا فیک مادۃ فاروقیہ جو کہ حضرت فضل عمر کے وجود باجود سے پورا ہوا

(۱۱۴) صـ۴۵ کل امر مبارک یجعل فیہ - حضرت فضل عمر کے کام سارے کے سارے مبارک ہیں - اور آپ اور آپکی جماعت امن میں ہے کیونکہ مسجد مبارک میں وہی داخل ہوتے ہیں - اور یزیدی وہاں سے نکال دیئے گئے ہیں +

الہام (۱۱۸) صـ۴۶ سلیمان کو خدا نے سمجھا دیا - اور جحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم ظلما وعلوا سنلقی فی قلوبھم الرعب - اس الہام سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسے لوگ آیندہ ہونیوالے ہیں جو درجہ یقین پر پہنچکر منکر رہیں وہ وہ لوگ ہیں جو سلیمان کے مخالف ہیں جسکو خدا نے خود سمجھا دیا - جیسا کہ خود خدا نے حضرت فضل عمر کو سمجھا دیا کہ حضرت مسیح موعود نبی اور رسول ہیں - اور عبد غیر صالح پارٹی نے یقین کرتے ہوئے ظلم اور علو سے انکار کر دیا - مگر خدا نے انکے دلوں میں ایسا رعب ڈالا کہ وہ قادیان چھوڑ کر بھاگ گئے - خدا فرماتا ہے کہ قد جاءکم نور من اللہ فلا تکفروا ان کنتم مومنین - منکر صاحب غور کریں - نور الٰہی کا انکار کوئی چھوٹی بات نہیں +

صـ۵ (۱۳۴) اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہوں - بیشک یہ بالکل صحیح ہے اے ہمارے خدا ہم نے خود اسکو آنکھ سے دیکھ لیا - دو شہتیر ٹوٹنے پر تو نے ہی جماعت کو سلامت رکھا - زمین و آسمان سے تو نے مدد کی +

صـ۵۴ (۱۵۷) محمود - (۱۵۹) انا نبشرک بغلام حسین +

(۱۷۵) خدا قادیان میں نازل ہوگا +

بیشک خدا قادیان میں نازل ہوا - اور اس نے اہل قادیان کو پیامیوں پر کامل فتح دی) +

البشریٰ حصہ دوم صـ۵ الہام (۱۲) حضرت فضل عمر کی پیشگوئی بالتصریح موجود ہے کان اللہ نزل من السماء اس کو اور خدا قادیان میں نازل ہوگا - کو ملاؤ - کیسے تازہ ثبوت ہیں خدا تعالیٰ کی ہستی ثابت کرنے کے لئے - تمام صـ۵ پڑھو - اور لطف اٹھاؤ + صـ۶ میں مخالفین کی ناکامی اور خالص اور دلی محبوں کے گروہ کا بڑھنا - اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہے گا - جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے - اس سے مراد پیامی حاسد اور معاند ہیں جنکو حضرت فضل عمر سے حسد اور عناد ہے +

صـ۱۴ البشریٰ حصہ دوم

(۲۶) خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جاوے گا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا +

صـ۲۱ (۲۳) یاتی قمر الانبیاء - ویدنی منک الفضل ان نوری قریب وقالوا انی لک ھذا قل ھو اللہ عجیب - انظر الی یوسف واقبالہ قد جاء وقت الفتح والفتح اقرب +

صـ۴۵ ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء (۱۰۰) خدا نے یہی ارادہ کیا کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جاویگا بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ +

افسوس جنکو کاٹنے کا خدا نے ارادہ کر لیا ہے پیامی ان کو ملانا چاہتے ہیں اور ان میں ملنا چاہتے ہیں - اور وعید الٰہی سے نہیں ڈرتے - یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المومنین - اتریدون ان تجعلوا للہ علیکم سلطانا مبینا +

(۱۰۷) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا انشاء اللہ وہ وقت آگیا ہے اور حضور کی تبلیغ اللہ تعالیٰ دور دراز ممالک میں پہنچا رہا ہے - افسوس اسپر جسنے حضور علیہ السلام کے نام کو سم قاتل سمجھا +

(۱۳۰) ۲۷ - اگست ۱۸۹۹ء " خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور تیرے نام کی خوب چمک آفاق میں دکھاوے - آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا -

(۱۴۰) سیقول العدو لست مرسلا +

صـ۹۴ البشریٰ حصہ دوم (۲۳۴) انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون - انی مع الروح معک و مع اھلک +

صـ۹۷ البشریٰ حصہ دوم (۳۵۶) ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء شر الذین انعمت علیھم (۲) میں ان کو سزا دونگا - شیخ رحمت اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا - آپ کے لئے دعا کی گئی تھی اور یہ مشتبہ الہام ہوا - اور پھر گھر والوں کے متعلق الہام ہوا - رد الیھا روحھا وریحانھا فیما رحمۃ لنت لھم کو اس سے ملاؤ - کیا صاف پیشگوئی پوری ہوئی - اور وہ ام المومنین کے مخالف ہو گئے - اور یقین کرنے کے بعد منکر ہی رہے +

(۳۶۰) انی معک ومع اھلک ومع کل من احبک ۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء دو شہتیر ٹوٹ گئے انی مھین من اراد اھانتک - ان دونوں الہاموں میں ایک گہرا تعلق ہے ٹوٹنے والے شہتیر حضرت مسیح موعود کی اہانت کرینگے - اور خود ذلیل اور خوار ہو جائینگے +

صـ۱۰۳ البشریٰ حصہ دوم میں حضور کی وفات کا ذکر کر کے اور لا نبقی لک من المخزیات ذکرا بیان کر کے کبرت فتنۃ کا ظہور حضور پر نور کے بعد ہوا +

(۴۱۴) میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا - اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے +

الحمد للہ حق ترقی کر رہا ہے لوگ سچائی قبول کر رہے ہیں پس جنھوں نے حضرت فضل عمر کو خلیفہ تسلیم کیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے اور پیغامی تو آپ کی جماعت سے الگ ہو گئے ہیں کیونکہ وہ تو احمدی یا محمدی اس لئے کہلاتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم احمد یا محمد ہیں ان کو مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تعلق ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر نوٹ

مجلس ماتم کا آخری نوحہ

وہ صفِ ماتم جو پیغام بلڈنگس میں ۲۵ دسمبر کو بچھائی گئی۔ ۲۷ دسمبر کو لپیٹی گئی۔ اور اس مجلس کا آرگن ہمیں بتاتا ہے کہ ماتمی ٹولی کے سرگروہ نے آخری نوحہ جو کیا وہ بہت رُلانے والا تھا +

بہت شوق تھا اس مرثیہ کے دیکھنے کا۔ آج ۱۴ جنوری کے پیغام میں اسے پڑھا تو ایک حکایت یاد آئی۔ کسی مجلس وعظ میں ایک واعظ صاحب وعظ فرما رہے تھے ایک شخص جو بہت سنگدل مشہور تھا۔ بہت رویا۔ دھاڑیں مار مار کر رویا۔ سب کو حیرت ہوئی بعض دوستوں نے اس سے سبب پوچھا تو وہ کہنے لگا میرا ایک بکرا مر گیا ہے وہ بھی یونہی داڑھی ہلاتا تھا جیسے یہ واعظ۔ بس میں تو اپنے بکرے کی یاد میں بیقرار ہو کر رو رہا تھا۔ یہی حال ہے اس تقریر کا لفظ لفظ اس کا پڑھا کوئی بات اسمیں معلوم نہیں ہوئی جس سے رونا آتا۔ البتہ ایک بات ہے جو اس طائفہ کے سرگروہ کے الفاظ میں یہ ہے:-

"سوائے بہت تھوڑوں کے جتنے ہیں انھوں نے اپنی کوششوں کو بڑھایا نہیں بلکہ بعض نے کم کر دیا ہے۔ تمہارے سر پر چار چار مدوں کا چندہ ہوتا تھا اور ان سب کو تم پورا کرتے تھے۔ اب صرف ایک مد اشاعت اسلام کی آ رہی ہے گویا بجائے ترقی کے تنزل کی طرف چلے گئے۔" (پیغام ۱۴۔ جنوری نمبر ۷۲)

واقعی اس تنزل پر اس ناکامی پر جسقدر رویا جاتا تھوڑا تھا۔ جس ابیض منقوش کی خاطر اپنے دینی احباب سے تعلق توڑا۔ اسی میں کمی آجائے۔ اس سے بڑھ کر رُلانے والی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ میں اپنے روٹھنے والے دوستوں کو نہایت اخلاص اور دردِ دل سے اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے گذارش کرتا ہوں۔ آخر وہ کونسی رُوح تھی جو یہی لوگ چار چار مدوں میں چندہ دیتے تھے اور اب وہ رُوح کیوں نکل گئی کہ ایک مد میں چندہ دینے سے بھی گریز ہے؟ کیا انکی آمدنیوں میں کمی آگئی ہرگز نہیں بلکہ ایمانوں میں کمی ہوگئی۔ یہ کیوں؟ شاخ نے اپنی سرسبزی اور بار آوری سے دھوکہ کھا کر اُس جڑ سے قطع تعلق کر لیا جس سے ہر لحظہ اُسے زندگی کا پانی ملتا تھا۔ پس اگر پھر وہی کیفیت چاہتے ہو تو اپنا تعلق پھر اسی جڑ سے مضبوط کرو +

غیر مبائعین کے نئے نئے عقائد کا انکشاف

اس عنوان کے ماتحت دو مضمون اس سے پہلے شائع ہو چکے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب یہ تیسرا نمبر ہے خدا جزائے پیامیوں کے عقائد میں پیشوا اور انکے امام المناظرین کو کہ اس مرغِ باد نما کے ذریعے ہوا کا رُخ معلوم ہو جاتا ہے +

پہلا عقیدہ۔ اس دفعہ سب سے عجیب و غریب عقیدہ جو معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس کا الہام۔ "دُنیا میں ایک نذیر (نبی) آیا پر دُنیا نے اسے قبول نہ کیا الخ" جو ہے یہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی اجتہادی غلطی سے اپنی نسبت سمجھ لیا۔ ورنہ یہ دراصل حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی نسبت ہے اور اسپر مرہم عیسٰی صاحب کو کامل یقین ہے مگر جسپر وحی نازل ہوئی اسے آخری دم تک معلوم نہ ہوا اور وہ ایسی غلطی میں رہا کہ یہ میری نسبت ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جب الہامات میں نبی کا لفظ دیکھا گیا تو آپ کبھی کہہ دیتے یہ تو قرآن کی آیت ہے (گویا جو قرآن کی آیت ہو وہ بے معنی ہو جاتی ہے) اور کبھی یہ کہ اسکے معنے یہ ہیں لیکن جب یہ الہام پیش کیا جائے تو پھر کوئی بات نہیں بن سکتی۔ نہ تو یہ قرآن مجید کی آیت اور نہ نذیر کے کوئی معنے ہو سکتے ہیں کیونکہ نذیر اگر عام تھا تو دوسری قرأت نبی نے اسکے معنوں کی تعیین کر دی۔ اور نبی کے بارے میں بھی بتا دیا۔ کہ یہاں بطور استعارہ مراد نہیں پس مجبور ہو کر کہدیا کہ وحی نبی کریم صلعم کے حق میں ہے +

دوسرا عقیدہ۔ پوچھا گیا کہ ہمیں کہتے ہو الوصیت کے خلاف امیر المومنین بنا لیا۔ تم بتاؤ کہ الوصیت میں امیر قوم بنا لینے کا ذکر کس صفحہ پر ہے تو مرہم عیسٰی بہت سٹ پٹایا اور کچھ جواب نہ دے سکا۔ اب اگر کہے کہ قرآن و حدیث میں ہے تو کتاب و سنت سے اس قسم کے امیر قوم کا کوئی ثبوت نہیں ملتا بلکہ اس میں تو ایسے خلفاء کا ذکر ہے جو جماعت کے واجب الاطاعت امیر ہوتے ہیں۔ اور اگر کہے کہ الوصیت میں ہے تو اس کا حوالہ نہیں دے سکتا۔ بلکہ انجمن کے جانشین ہونے کی صورت میں تو امیر قوم بنانا بقول انکے انجمن کی اصل غرض کو منقود کرنا ہے +

تیسرا عقیدہ۔ مرہم عیسٰی نے اسبات کا اقرار کیا کہ یہ جو غیر احمدیوں سے چندہ لیا جاتا ہے میں اسے نہایت ناپسند کرتا ہوں۔ اور اس نے یقین دلایا کہ جہاں بھی مجھے پوچھو میں یہ کہنے کو تیار ہوں (امید تو نہیں اذا وعد اخلف) +

چوتھا عقیدہ۔ لاہور میں ہمارے پاک ممبر حضرت اقدس کا یہ الہام صدر انجمن کے انعقاد کے بعد ہے ورنہ لفظ ممبر سے ڈاکٹرین اور شیخ رحمت اللہ مخصوص نہیں ہو سکتے جب مرہم عیسٰی کو اصل الہام نکال کر دکھایا گیا کہ یہ انعقاد صدر انجمن سے بہت پہلے کا ہے تو اپنے اقرار کے مطابق خاموش ہونا پڑا۔ جو یہ کہا تھا کہ اگر پہلے کا نکل آیا تو یہ الہام ہرگز ان کے حق میں نہیں +

پانچواں عقیدہ۔ البشریٰ جو حضرت نبی اللہ مسیح موعودؑ کی وحی نبوت کا مجموعہ یعنی کتاب ہے۔ اس کے بارے میں مرہم عیسٰی نے کہا اسے پرے پھینکو۔ اور پھر کہا اسپر حدیث مقدم ہے مگر جب کہا گیا کہ یہ خدا کا کلام ہے اور حضرت اقدس لکھتے ہیں کہ مجھے اسپر ایسا ہی ایمان ہے جیسے قرآن مجید پر۔ تو کہنے لگے یہ ملہم کے اپنے لئے ہے۔ ہمارے لئے نہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ +

چھٹا عقیدہ۔ یہ فقرہ پہلے بھی کئی بار کہا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب ظلی نبی ہیں۔ اور ظلی نبی کے لئے مامور ہونا شرط نہیں +

ساتواں عقیدہ۔ مسیح کے بے باپ ہونے سے انکار کیا اور کہا حضرت اقدس نے جو باپ ہونے سے انکار کیا تو اسکے یہ معنے ہیں کہ بنی اسرائیل سے آپ کا باپ نہ تھا لیکن جب تحفہ گولڑویہ سے حضرت اقدس کا یہ فقرہ دکھایا گیا کہ مسیح کا کوئی باپ نہ تھا۔ تو بجائے ماننے کے کہنے لگے۔ کہ میں مسیح موعود سے اسی طرح اختلاف کرتا ہوں جس طرح مولوی نورالدین صاحب نے کیا۔ پھر نورالدین سے دکھایا گیا کہ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ میں اب مسیح کے باپ ہونے کا قائل نہیں رہا تو کچھ جواب نہ بن آیا۔ البتہ میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ شرم نہیں آئی۔ کیونکہ مسیح موعودؑ پر جو وحی نازل ہوئی تھی وہ حق تھی +

ظہور المہدی کے بارے میں آخری اطلاع

یہ جامع دلائل بہ آیات قرآن و احادیث صحیحہ کتاب جسمیں سلسلہ احمدیہ کے تمام عقائد درج ہیں اور مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت آیندہ ڈیڑھ روپے دفتر تشحیذ الاذہان و برادر محمد یامین تاجر کتب سے ملا کرے گی +

+ علیحدہ ہوا اس کا انتظام اشتہار الگ ہو جائیگا

نتیجہ

تصدیق از روئے حکم خداوندی	"آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اُسکی کثرت **بموجب حکم الٰہی نبوت** رکھتا ہوں" حقیقۃ الوحی ص۶۸
تصدیق از روئے اصطلاح قرآن	جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہونگے۔ بالضرورت اسپر مطابق آیت فلا یظہر علی غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا" (ایک غلطی کا ازالہ)
تصدیق از روئے اصطلاح زبان	"عُرفی و عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا ہو۔ اور بغیر کثرت کے یہ معنے متحقق نہیں ہو سکتے" (آخری مکتوب مندرجہ اخبار عام)
تصدیق از روئے اصطلاح مسیح موعود	"چونکہ میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں جسپر خدا کا کلام یقینی اور قطعی طور پر بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔ اسی لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ مگر بغیر شریعت کے" تجلیات الٰہیہ ص۲۶
تصدیق از روئے اصطلاح مجددین	مجدد صاحب سرہندی نے لکھا ہے کہ "جس شخص کو کثرت مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جاوے اور بکثرت امور غیبیہ اُسپر ظاہر کئے جاویں۔ وہ نبی کہلاتا ہے۔" حقیقۃ الوحی ص۳۹۰
تصدیق از روئے اصطلاح انبیاء	"جبکہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کے رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کمی یا کثافت باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر سب نبیوں کا اتفاق ہے" (الوصیت ص۱۲)
تصدیق از روئے اصطلاح خدا	"خدا کی یہ اصطلاح ہے۔ جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے۔ یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں۔" چشمہ معرفت ص۳۲۵
تصدیق از روئے اصطلاح اسلام	"ہمارے اوپر جو کلام الٰہی نازل ہوتا ہے۔ اسے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم نے نئی اور تشریعی نبوت کا دعوے کیا ہے بلکہ مکالمہ و مخاطبہ کی کثرت کیا بلحاظ کمیت اور کیا بلحاظ کیفیت کی وجہ سے نبی کہا گیا ہے۔ ××× خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک کلام پاکر جو غیب پر مشتمل ہو زبردست پیشگوئیاں ہوں۔ مخلوق خدا کو پہنچانے والا۔ اسلامی اصطلاح میں نبی کہلاتا ہے" حجۃ اللہ ص۲
حقیقی نبی بمعنی فی الواقعہ نبی کی تعریف	نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کیگئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا۔ اور شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسولوں کا متبع ہو" (براہین احمدیہ حصہ پنجم)
حقیقت نبوت کا حضرت مسیح موعود نے کس قسم کی نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور کس قسم کی نبوت سے انکار کیا ہے	"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی **شریعت لانے والا نہیں ہوں** اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اسکے واسطہ سے خدا کیطرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص۶) نوٹ۔ اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود غیر تشریعی بالواسطہ نبی تھے۔ تشریعی اور مستقل نبی نہ تھے۔ تشریعی اور مستقل نبی کی تعریف عرف عام و خاص کے اعتبار سے نہ کہ حقیقت شرعیہ یا لغویہ کے اعتبار سے ۱ و ۲ و ۳ میں نقل ہو چکی ہے جسکے رو سے آپ حقیقی نبی نہ تھے بلکہ مجازی نبی تھے۔ مگر باعتبار حقیقت عرفیہ عام و خاص کے نہ کہ شرعیہ و لغویہ کے۔ آگے نبوت کی وہ تعریف نقل کی جاتی ہے جو حقیقت شرعیہ سے ہے۔ اور جسکے مطابق حضورؑ حقیقی نبی تھے"
نتیجہ	ان تینوں حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی اصطلاح میں "حقیقی نبوت" سے نبوت تشریعی یا وہ نبوت مُراد ہے جو براہ راست ملتی تھی۔ اور ان معنوں کی رو سے آپ حقیقی نبی نہ تھے۔ کیونکہ نہ آپ کوئی شریعت لائے تھے نہ آپ کو بلا واسطہ براہ راست نبوت ملی تھی۔ بنا بریں آپ لاریب مجازی نبی تھے۔ ساتھ ہی یہ امر خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ جسقدر تعریفیں ۱ و ۲ و ۳ میں حقیقی نبوت کی نقل کی گئی ہیں یہ سب حقیقت **عرفیہ عام** و حقیقت **عرفیہ خاص** کے اعتبار سے ہیں ورنہ انکی تصدیق کہیں بھی قرآن۔ یا احادیث یا مسیح موعودؑ کی وحی سے نہیں ہوتی پس یہ تعریفیں حقیقت شرعیہ یا لغویہ کے اعتبار سے نہیں ہیں
حقیقی نبی یعنی صاحب شریعت	"غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوے کرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دامنِ فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی **براہ راست** نبی اللہ بننا چاہے تو وہ ملحد اور بے دین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔" (انجام آتھم ص۲۷ و ۲۸)
حقیقی یا مستقل نبی یعنی براہ راست نبی	"جب خدا کسی سے **بکثرت** ہمکلام ہو اور **اپنے غیب** کی باتیں اسپر ظاہر کرے تو یہ **نبوت ہے** مگر یہ حقیقی نبوت نہیں ××× (۱) میرا ہرگز یہ دعویٰ نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر میں نبی ہوں" آخری تقریر لاہور۔ (۲۵ جلسہ دعوت میں میں نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ ××× یہ الزام میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق نہیں رہتا اور جسکے معنے یہ ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں ××× یہ الزام صحیح نہیں ہے" خط اخبار عام لاہور
حقیقی نبی یعنی صاحب شریعت	خدا کے الہام میں اسکی تحقیقی معنے مراد نہیں ہیں جو صاحب شریعت سے متعلق رکھتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احکام الامیر

وہ تقریر جو ۲۶۔ دسمبر کو ۸ بجے رات کے (بموجودگی سکرٹری صاحبان و پریذیڈنٹ صاحبان) حضور نے فرمائی۔ تمام احباب کو چاہیئے کہ ان نصائح کو ہمیشہ نصب العین رکھیں اور حضور کے احکام کے مطابق کام کرنا شروع کردیں۔ (ایڈیٹر)

اس وقت جو میں نے آپ صاحبان کو تکلیف دی ہے وہ بلاوجہ نہیں ہے میں جانتا ہوں کہ باہر سے بہتوں کو آنا پڑا جو ایک میل کا فاصلہ ہے۔ پھر بعض ضعیف ہیں بعض بیمار ہیں۔ وقت یہ اس لئے تجویز کیا کہ دن کے وقت جلسہ ہوتا ہے معمولی بات کے لئے نہیں بلایا بلکہ میں جانتا ہوں کہ ضروری ہے باوجود ان تکالیف کے ہوتے ہوئے پھر آپ لوگوں کو تکلیف دی ہے۔

بات یہ ہے کسی کام کی ذمہ واری بڑی چیز ہوتی ہے۔ بعض لوگ ذمہ واری کو نہیں سمجھتے۔ ذمہ واری بہت بڑی چیز ہے ہر شخص سوچ لے کہ اگر وہ سرکار کی طرف سے کسی عہدہ پر مقرر ہو۔ اور اس کے کام کی پڑتال کوئی کرے تو کسقدر فکر پڑتی ہے حالانکہ وہ کام دنیاوی ہوتے ہیں اور وہ پڑتال کرنے والا بھی انسان ہوتا ہے اور معمولی درجہ کا افسر ہوتا ہے۔ افسر تو افسر اگر کسی افسر کا چپڑاسی تک آوے تب بھی فکر ہوتی ہے میرے پاس کثرت سے خطوط آتے ہیں کہ حضور فلاں افسر میری پڑتال کرینگے فلاں افسر آرہے ہیں کام دیکھینگے فلاں افسر کی تشریف آوری کا موقعہ ہے وہ بڑی چھان بین کرنیوالا ہے دعا فرماویں انکی پڑتال کی اسقدر فکر ہے کہ حد نہیں خود کام درست کرتے نہیں پھر کا عذرات کو پڑتال کے موقعہ پر درست کرتے ہیں پھر لوگوں سے مدد لیتے ہیں دعائیں کرتے ہیں۔ حکام سے لحاظ پیدا کرتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں مجھے بھی لکھتے ہیں دعا کریں۔ حالانکہ وہ پڑتال کرنیوالے معمولی افسر ہوتے ہیں۔ ادھر اسقدر ذمہ واری لیوے پھر اگر کوئی نہ سمجھے تو نہ سمجھے یونتو انبیاء کی باتوں کو بھی بہت سے لوگ کچھ نہیں سمجھتے۔ دیکھو حضرت عمرؓ جیسا انسان رات دن اصلاح مخلوق میں لگا رہتا ہے۔ مگر مرتے وقت اسکی زبان پر یہی تھا کہ نہ مجھے اس کام کا کچھ بدلہ چاہئے اور نہ مجھ سے اسکی بابت کچھ پوچھا جائے دیکھو! اس سے کیا پتہ لگتا ہے کہ ان کو یہ احساس کسقدر تھا۔ اس لئے میں نے مختلف جماعتوں کے سکرٹریوں اور پریذیڈنٹوں کو بلایا ہے۔ میں پوچھتا ہوں انھوں نے بھی کبھی سوچا ہے کہ یہ کلمہ کس کے منہ سے نکلا ہے جو لوگوں کی خدمت میں ایسا لگا تھا جسکی صحابہ میں بھی نظیر نہیں ملتی ذرہ ذرہ سے معاملہ پر اسکی خود نظر تھی۔ خود نگرانی کرتے تھے۔ ذرہ ذرہ سے معاملہ میں لوگوں تک حکم پہنچاتے تھے اور خفیف سے خفیف معاملہ کی رپورٹ آپ تک پہنچتی تھی۔ حالانکہ اسوقت تار ریل نہ تھے بلکہ گھوڑوں اونٹوں کے ذریعہ سے کام ہوتا تھا۔ اسقدر محنت سے کام کرنا پھر یہ کلمہ کہنا کہ میں انعام نہیں چاہتا۔ اسکی بابت باز پرس نہو ظاہر کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کوئی کام لیتا ہے وہ بڑی ذمہ واری لیتا ہے۔ بہت لوگ اپنے کام کو نہیں جانتے پھانسی کے اندر گردن لٹکانی آسان ہے مگر خدا کے کام کی ذمہ واری لینی مشکل ہے۔ دنیا کی نظروں میں یہ عہدے موجب عزت نہیں مگر اللہ رسول فرماتے ہیں ہر ایک تم میں سے راعی ہے چرواہا ہے اس چھوٹی سی بات میں بڑی ذمہ واری کا ذکر کیا ہے یعنے انکی ہر ایک تکلیف دکھ رنج غم کا تم سے سوال ہوگا۔ تم سکرٹری بنگئے مگر بتاؤ تم نے کیا کیا۔ ہم دیکھتے ہیں دنیا کے عہدہ دار بات بات میں پوچھے جاتے ہیں۔ تحصیلدار۔ ڈپٹی کمشنر۔ لفٹنٹ گورنر۔ حتّٰی کہ وایسرائے صاحب بہادر تک سے پوچھا جاتا ہے۔ انکی نگرانی ہوتی ہے۔ پھر خدا کے عہدہ دار ہو اور نگرانی نہو۔ نگرانی ہوگی اور ضرور ہوتی ہے۔ میں نے توجہ دلانے کے لئے آپ لوگوں کو تکلیف دی ہے۔ یہ غلط ہے کہ یونہی کام چلتا جائے گا۔ خدا تعالےٰ کے حضور میں بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی بات کا سوال ہوگا۔ صحابہ کرام میں یہ طرز تھا۔ لوگوں کے حالات کی پڑتال کرتے پھر افسروں کے حالات کی پڑتال کرتے کہ کیا حال ہے کیا کام کرتے ہیں ترقی کر رہے تنزل کر رہے ہیں سن لو اور غور سے سن لو +

بارِ خلافت

جس طرح میں ذمہ وار ہوں اسی طرح تم بھی میری نظر میں میری ہی نہیں بلکہ خدا کی نظر میں ذمہ وار ہو۔ ہاں آپ ایک ایک حصہ کے ذمہ وار ہو۔ میں ساری جماعت کا ذمہ وار ہوں مجھے خلافت بڑی عزت معلوم نہیں ہوتی۔ میں خلافت سے ہٹنے کے لئے طیار تھا۔ لیکن خدا نے سنت نہیں رکھی۔ ہٹنے کے قابل بات نہیں ہے۔ حضرت عثمانؓ سے تین باتیں پوچھی گئی تھیں جنمیں سے ایک یہ بھی تھی کہ خلافت سے معزول ہو جاؤ۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا اگر موچنے سے میری بوٹی بوٹی کر ڈالو تب بھی خلافت سے معزول نہیں ہو سکتا۔ یہ مت سمجھو خلافت کوئی آرام کی چیز ہے یہ بہت بڑا ابتلاء اور بہت بڑی آزمایش ہے مجھے خوشی نہیں نہ یہ راحت کی چیز ہے اور نہ بادشاہت ہے اگر اللہ تعالیٰ مدد نہ کرے تو کام ہرگز نہیں چل سکتا۔ چار آدمیوں کا گھر سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پھر لاکھوں کا گھر کس طرح سنبھالا جا سکتا ہے +

خلیفہ خدا بناتا ہے

اسی واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خلیفہ ہم بناتے ہیں۔ نادان انسان نہیں سمجھتا اپنے گھروں کا انتظام کرنا مشکل ہے لاکھوں کا انتظام کس طرح کر سکتے ہیں خدا ہی خلیفہ بناتا ہے۔ پھر خدا ہی توفیق دیتا ہے۔ سکرٹری اور پریزیڈنٹ کیا ہوتا ہے۔ خلیفے کا خلیفہ ہوتا ہے۔ ساری جماعت کا ذمہ وار خلیفہ تھوڑی تھوڑی جماعت کا ذمہ وار جماعت کا سکرٹری اور پریزیڈنٹ ہوتا ہے اور جماعت کی نگہداشت ان کا فرض ہوتا ہے۔ میرا ارادہ ہے میں دیکھونگا کہ تم لوگ کیا کام کرتے ہو یا خدا جسکو توفیق دے گا وہ دیکھے گا۔ اب تک نظام ایسا درست نہیں ہے جیسا کہ چاہیئے +

پریزیڈنٹ اور سکرٹری کے فرائض

جو سکرٹری اور پریزیڈنٹ بنتے ہیں بعض نام کی خاطر بنتے ہیں بعض اخلاص کی خاطر۔ بعض کو جماعت کے لوگ مجبور کر کے بناتے ہیں۔ ایسا نہیں چاہیئے کوئی تم میں سے کہے دیکھو میں جماعت پر احسان کرتا ہوں کہ سکرٹری بنا ہوں۔ یا بعض وقت اگر کام سپرد کیا جائے یا پوچھا جائے کہ فلاں کام کیوں نہ ہوا۔ تو کہدے اچھا چلو اپنی سکرٹری شپ کو سنبھالو دیکھو اگر تم کسی محکمہ کے ملازم ہو اور تنخواہ ملتی ہو تو کیا تم کہہ سکتے ہو کہ ملازمت سنبھالو ہم کام نہیں کرتے تو کیا تمہارا اس تنخواہ کو جو خدا دے گا کم سمجھ رکھا ہے۔ بہت لوگ مرضی کے مطابق کام کو پسند کرتے ہیں جہاں خلاف مرضی کام ہوا پسند نہیں کرتے اگر مرضی کے خلاف کہنے سننے سے کریں تو ایسی بیدلی سے کریں گے کہ بجائے فائدہ کے نقصان ہو اور پیچھے سے کہینگے کہ دیکھا ہم نے پہلے کہا نہ تھا کہ اسے نہ کرو۔ لیکن یہ طریق اسلامی جماعتوں کے نہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم سب ایسے ہو لیکن جو تم میں سے ایسا ہو وہ توبہ کرے کیونکہ انھوں نے اپنی جانوں کو خدا کے ہاتھ میں بیچ دیا ہے۔ اب جو خدا کی نوکری کرتے ہیں وہ بہت احتیاط کریں۔ خدا کی سرکار اس دنیا کی سرکار سے بہت بڑی ہے۔ اس کا انعام بھی بڑا ہے تو اسکی گرفت بھی بڑی ہے جو کام انکے تئیں ناپسند ہے اور ان کو کرنا پڑے اسکو بھی اسی طرح شوق اور محبت سے کریں جس طرح ملازمت میں ہر ایک کام کو وہ کرتے ہیں ایسے کریں جو کام درست چل جائے۔ ایسے نہ کریں کہ کام کو بگاڑ کر کریں اور اپنی رائے کی قدر کریں تاکہ بعد میں موقعہ ملے کہ ہماری رائے درست تھی +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممبران جماعت احمدیہ کی نگرانی

مَیں نے ارادہ کیا ہے جماعتوں سے دریافت کیا کروں۔ کہ پریزیڈنٹ اور سکرٹری اپنا اپنا کام اچھی طرح کرتے ہیں اور جماعتیں بھی سوچ لیں کہ جب تک وہ پریزیڈنٹ سکرٹری کے ماتحت ہو کر کام نہ کریں گی ترقی نہیں ہو سکتی ہے۔ تمام کام ایک انتظام کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ سکرٹری پریزیڈنٹ کے ماتحت کام کریں۔ جب لڑائیاں ہوتی تھیں اگر صحابہ کہتے کہ عمرؓ اور ابوبکرؓ لڑیں تو کیا کام چل سکتا تھا؟ افسر صرف انتظام کرنے والا ہوتا ہے انتظام جب ہی رہ سکتا ہے جب سب اس کے مطابق کام کریں۔ اسی طرح سکرٹری پریزیڈنٹ دیکھیں کہ جماعت کی تعلیمی حالت کیا ہے دینی حالت کیا ہے بچوں عورتوں کی کیا حالت ہے ترقی کے لئے کیا کیا تدابیر چاہئیں اور اس میں خوب منہمک ہوں جتنا وقت لگا سکیں لگائیں۔ پھر دیکھیں کہ جماعت کا قادیان سے کس قدر تعلق ہے۔ جس طرح جبرئیل کا جنگ میں تعلق ہوتا تھا۔ دیکھو جب گورنمنٹ شملہ میں کام کرے اور افسر دُور ہی بیٹھے رہیں تو کیا کام چل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! ان کو اس وقت تمام تعلقات کام کے شملہ کے ساتھ کرتے پڑتے ہیں۔ میں تو حیران ہوں کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ذرہ ذرہ کام کی خبر حضرت عمرؓ کو ہوتی تھی۔ اور حضرت عمرؓ کا ذرہ ذرہ حکم لوگوں تک پہنچ جاتا تھا۔ ڈاک کا بہت عمدہ انتظام تھا جماعت کی حالت کا ان کو علم ہوتا تھا۔ جماعت کے عندیہ کا علم ہوتا تھا۔ جماعت کی کوششوں کا ان کو علم ہوتا تھا۔ ہماری جماعت کے دلوں سے کِبر بالکل نکل جائے جو کام ہو خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو +

برادرانہ سلوک ہو

اگر سکرٹری پریزیڈنٹ بڑی حیثیت کے ہوں تو وہ جماعت کے بڑوں سے بھی اور چھوٹوں سے بھی اور گنھاونی شکل کے لوگوں سے بھی حقیقی بھائیوں کیطرح تعلق رکھیں شفقت کریں محبت کریں ہمدردی کریں ان کے ہر غم میں ہر دُکھ سُکھ میں شریک ہو کر ہمدرد ہونا ثابت کر دیں + غیروں کے ساتھ بھی عمدہ سلوک ہو۔ پیار کریں ہمدردی کریں تاکہ ان کے دلوں میں اس نیک نمونہ کا اثر ہو۔ اب دیکھو جن لوگوں کو سمجھ ہے کہ گورنمنٹ ہماری ہمدرد ہے وہ کس طرح فرمانبرداری کرتے ہیں مگر جن کو یہ علم نہیں یا پتہ نہیں کہ گورنمنٹ ہمدرد ہے وہ کبھی ہمدردی نہیں کرتے۔ دیکھو کُتے کو جب روٹی ڈالی جاتی ہے جان دیدیتا ہے ہٹتا نہیں مالک کا ساتھ دیتا ہے جب کُتے میں یہ مادہ ہے تو انسان میں کیوں نہو۔ احمدیوں سے بالکل بھائیوں کیطرح سلوک کرو تاکہ باہم بھائی بھائی معلوم ہوں۔ بعض سکرٹری سختی کر بیٹھتے ہیں بوجہ اس کے کہ وہ بڑی حیثیت کے ہوتے ہیں +

احمدیت میں مساوات

احمدی ہو کر تم سب برابر ہو گئے۔ بڑائی کیسی۔ ذات کیسی پات کیسی بوجہ احمدیت تم ایک صف میں آ گئے ہو۔ اگر کوئی تم میں افسر ہے تو صرف انتظام کے لحاظ سے۔ اگر کوئی ماتحت ہے تو صرف انتظام کے لحاظ سے۔ ورنہ افسر نہ افسر ہے اور نہ ماتحت ماتحت ہے۔ چار لاکھ کی بجائے اگر ۴۰ کروڑ بھی ہوں تب بھی **خلیفہ** اور ایک احمدی باہم احمدیت کی حیثیت سے برابر ہیں

غرض احمدیت کے لحاظ سے تمہارا معاملہ ہونا چاہیئے نہ وجاہت اور ذات وغیرہ کے لحاظ سے۔ بعض سکرٹری کام کرنے کی غرض سے مقرر کئے گئے ہوتے ہیں بڑے لوگ خود کام کرنا پسند نہیں کرتے۔ خیر مقرر تو جو کر دیئے سو کر دیئے مگر پھر چاہیئے کہ مالدار لوگ انکی عزت کریں قدر کریں یہ نہیں چاہیئے کہ حقیر سمجھیں دیکھو دُنیا میں بہت سے چھوٹے آدمی برسرِ حکومت ہوتے ہیں تو بڑے بڑے لوگوں کو کیا اطاعت نہیں کرنی پڑتی۔ عہدہ دار تو عہدہ دار۔ بعض وقت بڑے بڑے لوگوں کو صرف چپڑاسی کے حکم کی تعمیل کرنی پڑتی ہے +

عزت اور اطاعت کرو

ایک دفعہ ایک کونسل کے ممبر کو وائسرائے کے دربار سے دربان نے روک دیا۔ اور کہا ٹکٹ دکھاؤ اس نے ٹکٹ دکھایا پھر بھی اس نے کہا کہ مجھ کو شک ہے تلاشی لونگا اس نے تلاشی دی گو حرکت بُری تھی اور بعد میں اس کو سزا ملی مگر دیکھو معمولی نوکر نے ۸ ہزار تنخواہ والے کو روک دیا +

ایک بادشاہ نے ٹالسٹائے کو حکم دیا کہ دیکھو کوئی اندر نہ آنے پائے۔ وہ تعمیل حکم میں کھڑا تھا کہ ایک گرینڈ ڈیوک آیا ٹالسٹائے نے روکا گرینڈ ڈیوک نے کہا کیا تم نہیں جانتے میں کون ہوں اس نے کہا ہاں جانتا ہوں آپ گرینڈ ڈیوک ہیں مگر حکم ہے بادشاہ کا کہ کسی کو نہ آنے دوں۔ گرینڈ ڈیوک نے حقارت سے کہا ہم جانتے ہیں اُس نے روکا۔ گرینڈ ڈیوک نے اُسکو مارا اور خوب مارا۔ وہ پھر چلنے لگا۔ اس نے پھر روکا گرینڈ ڈیوک نے پھر اسکو مارا۔ اور اندر جانے لگا۔ اس نے پھر روکا غرض گرینڈ ڈیوک اُس کو مارتا تھا وہ مار کھاتا تھا مگر جب گرینڈ ڈیوک اندر جاتا تو وہ روکتا کہ حضور حکم نہیں ہے۔ بادشاہ نے دونوں کو اندر بلایا گرینڈ ڈیوک اندر گیا مگر اس کا چہرہ غصہ سے لال تھا کہ ٹالسٹائے نے میری ہتک کی۔ کیونکہ ہم لوگوں کو یہ روک نہیں سکتا۔ ان دنوں میں بڑے آدمیوں کو سزا بھی نہیں دیجاتی تھی۔ انکے خاص حقوق تھے گرینڈ ڈیوک نے کہا مجھے قانون کے رو سے اندر آنے کی اجازت تھی۔ اس نے کیوں روکا۔ بادشاہ نے خفا ہو کر ٹالسٹائے کو کہا کہ تم نہیں جانتے تھے کہ یہ گرینڈ ڈیوک ہے تم نے کیوں روکا ٹالسٹائے نے کہا میں جانتا تھا مگر حضور کا حکم تھا کسی کو بھی نہ آنے دینا۔ بادشاہ نے کہا اچھا گرینڈ ڈیوک تم بتاؤ اس نے میرے نام کا حوالہ دیکر روکا تھا۔ گرینڈ ڈیوک نے کہا ہاں روکتا تو آپ کے نام سے ہی تھا مگر اس کو کیا اختیار میری ہتک ہوئی۔ بادشاہ نے کہا ٹالسٹائے جب تم اس کو میرے نام پر روکتے تھے اور یہ نہ رُکا۔ تو کوڑا لیکر اس کو مارو۔ گرینڈ ڈیوک نے کہا یہ ٹالسٹائے ہے مجھے مار نہیں سکتا۔ بادشاہ نے کہا اچھا اپنے اسکو وہ عہدہ دیا۔ اس نے جواب دیا۔ اس عہدہ والا بھی ہمیں مار نہیں سکتا۔ بادشاہ نے کہا اچھا ہم نے وہ عہدہ دیا غرض گرینڈ ڈیوک کہتا گیا۔ اور بادشاہ نے اس کو بڑے سے بڑے عہدہ کا اختیار دیکر گرینڈ ڈیوک کو اسی کے ہاتھ سے پٹوایا +

دیکھو! جب چھوٹے سے چھوٹے آدمی کو بادشاہ اختیار دیکر جو چاہتا ہے اُس سے کراتا ہے اور بڑے سے بڑے کے مقابلہ میں اس چھوٹے کی عزت کرتا ہے تو جو خدا کیطرف سے عہدہ دار ہے خواہ سکرٹری ہے یا پریزیڈنٹ۔ پھر جو شخص اس روکنے والے کی حقارت کرتا ہے وہ خدا کی حقارت کرتا ہے خدا کے حکم کے خلاف بڑے بادشاہ کی بھی شان کچھ نہیں سب اس کے دربار میں یکسان ہوتے ہیں موت کا فرشتہ فقیر سے لیکر بادشاہ تک کی جان لیتا ہے کیا مجال کسی کی جو دم مارے غرض سکرٹری اور پریزیڈنٹوں کی ہر ایک جماعت کے ممبر کو مدد کرنی چاہیئے۔ اور سکرٹری پریزیڈنٹ بھی حکومت نکریں اور لوگوں کو گنہگار نہ بنائیں ایسی فروتنی کریں جو بھائی بھائی ایک دوسرے کو سمجھیں پھر وہ لوگ انکے لئے جان تک دینے کو تیار ہونگے۔ اگر سکرٹری چھوٹی حیثیت کا ہے تو گورنمنٹ کے افسر کیطرح اسکی عزت کریں یعنے اگر گورنمنٹ کسی چھوٹے کو افسر کر دے تب کیا اطاعت نہ کریں۔ یہ وہ غرض ہے جس کے لئے تم لوگوں کو بُلایا ہے۔ جو صحابہ نے پہلے زمانہ میں کر دکھایا وہ تو ہونا مشکل ہے۔ اب تو بعض لوگ اس تھوڑے سے کام کو بھی کہینگے فرصت نہیں ہے دیکھو ابھی جماعت کے ایمان کی وہ حالت نہیں جو ضروری ہے یہ چند باتیں تھیں جو مَیں نے کہہ دیں +

نقشہ یا آئینہ جماعت

ایک نقشہ چھاپہ شدہ تمہیں سناتا ہوں۔ ہر ایک کو ایک نقشہ پھر ملجاویگا ششماہی وار نقشے پُر کرکے مجھے بھیجے جاویں۔ یہ نقشہ مَیں نے خود تیار کیا ہے چھٹے مہینے خانہ پوری ہوکر میرے پاس آنا چاہیئے۔ تم میں سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں ملازم نہیں ہوں یہ خدا کا کام ہے اور تم سب خدا کے بندہ ہو اپنے اپنے فرائض کو پورا کرو اور دیکھو کہ کیا کیا کام تمہارے متعلق ہیں پس جو کام جسکے ذمہ ہے اسکو پورا کرے۔ اس نقشہ سے جماعت کی ترقی وغیرہ کا مفصل پتہ لگے گا ✤

بعض جماعتیں حضرت کے زمانہ میں جوشیلی تھیں مگر اب بیٹھی ہوئی سی معلوم ہوتی ہیں۔ اس طرح پتہ لگے گا کہ ہر ایک جماعت کیا کرتی ہے۔ لیکن ضرورت ہے اسبات کی کہ جنھوں نے ذمہ واری کا کام لیا ہے وہ اسکو پورا کریں اور اپنی اپنی ذمہ واری کو پورا کرکے دکھاویں۔ دیکھو جن کے دو ہاتھ ہیں وہ اپنے سب کام کرتے ہیں جنکے خدا نے آپ جیسے کئی سو ہاتھ دیئے ہوں وہ کیوں کام نہ کرسکے۔ مَیں نے نیچے نوٹ لکھ دیا ہے اس نقشہ میں کسی کا نام خصوصیت سے نہ لکھا جائے سوائے اس جگہ کے جہاں مَیں نے کون کون لکھا ہے ممکن ہے بعض آدمی دشمنی سے بھی کسی کا نام لکھ دیں۔ نام کی اگر ضرورت ہوگی تو جب میں دریافت کروں تب لکھنا چاہیئے ✤

ششماہی رپورٹ

ایک نقشہ جولائی میں آیا کرے اور ایک ۱۰ دسمبر کو یعنے جلسہ سے ۱۵ دن پہلے تاکہ جلسہ پر سوچا جاوے کہ کیا کیا جاوے اور کس طرح کیا جاوے۔ اس لئے آپ لوگوں کو تکلیف دی ہے گو آپ لوگوں میں اخلاص ہے مگر میں چاہتا ہوں اور زیادہ ہووے۔ بھائیوں کو بھائی سمجھ کر انکی ضرورتوں کو پوری کرو۔ جب تک یہ رُوح نہ ہوگی تب تک تمہاری ترقی نہ ہوگی۔ ہمدردی کرنی چاہیئے ہمدردی سے بڑی محبت ہوتی ہے ✤

عبرتناک تنبیہ

بعض دفعہ لوگ میرے آگے ہوکر چوہدری بنکر لوگوں کو دھکے دیتے ہیں تو میرا دل کڑھتا ہے کہ ایسے لوگوں کو جماعت سے نکلوا دوں مگر درگذر کرتا ہوں ایسا نہیں کرنا چاہیئے کہ کسی کو چھوٹا سمجھو کیا رسول کریم یتیم نہ تھے نہ صاحب مال تھے نہ صاحب جائداد کیا خدا نے بادشاہوں کی گردنیں آپ کے سامنے نہ جھکائیں تم کیا جانتے ہو تم میں سے کون بڑا ہے خدا جسکو بڑا بناتا ہے وہ ہی بڑا ہے۔ بہت لوگ گردنیں اونچی کرتے ہیں لیکن خدا نیچی کرتا ہے بہت لوگ گردن نیچی رکھتے ہیں لیکن خدا انکی گردن اونچی کرتا ہے۔ تم ایسا مقام بناؤ کہ خدا تمہیں اونچا کرے۔ میرے حلق میں تکلیف ہے۔ کل بھی انشاء اللہ بیٹھ کر بولنا ہے سب لوگ نیک نیتی سے میرا ہاتھ بٹائیں تا خدا بھی ان کا ہاتھ بٹائے۔ اور خدا کرے کہ جو خدمت خدا نے میرے سپرد کی ہے مَیں اس کو پوری طرح سرانجام کروں۔ دُعا ہوئی اور اس کے بعد حضور نے ہر ایک سکرٹری اور پریزیڈنٹ کو تقریباً دو گھنٹہ ملاقات کے لئے وقت دیا۔ ہر ایک کو کہا کہ مجھ سے واقفیت پیدا کرو۔ تاکہ میں تمہیں پہچانوں اور آئندہ کے لئے تمہاری واقفیت مجھ سے ہوجائے ✤ مرتبہ قدرت اللہ سنوری

جلسہ مستورات

یہ وہ مضمون ہے جو مکرمہ بی بی امتہ الحی بنت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ و زوجہ محترمہ خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے سالانہ جلسہ مستورات میں بیان فرمایا۔ (ایڈیٹر)

اے معزز بیبیو اور اے میری پیاری بہنوں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بابرکت اجتماع

خداوند تعالےٰ کے فضل وکرم سے وہ دور دراز ملکوں کی بہنوں کی ملاقات اور بڑے بڑے برکات اور فیوض کے حصول کا دن یعنی جلسہ سالانہ آگیا ہے ✤ یہ اجتماع اس مقدس انسان کا تجویز کیا ہوا ہے جو اس عالم کی تمام تاریکیاں دُور کرنے اور اسلام کی ڈوبتی ناؤ کے لئے ناخدا بنکر آیا تھا۔ اس لئے یہ اجتماع اِس زمانہ کے تمام زہروں کے واسطے تریاق اور اسلام کے تمام دُنیا میں پھیلانے کا ایک ذریعہ ہے جس کے قیام اور بارونق بنانے میں ہم کو اپنے اوقات اور تمام فوائد کو حتی الوسع قربان کردینا چاہیئے۔ جہاں تک ہوسکے سعی کرنی چاہیئے کہ یہ خدا کے فرستادہ کا تجویز کیا ہوا کام خیر و خوبی سے پورا ہو اس مبارک اور بابرکت موقع پر ہم تمام بہنوں کا فرض اعلےٰ ہے کہ وہ اس مبارک موقع کو بارونق بنانے میں سعی کریں۔ اور اُن بہنوں کا یہ بڑا فرض ہے جو کچھ بھی علم جانتی ہیں کہ وہ اپنی بہنوں کو پیارے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک تعلیم سے آگاہ کریں۔ میں ایک کم لیاقت اور کم تجربہ ہوں مگر چونکہ کچھ تھوڑا بہت جانتی ہوں اس لئے میں بھی اپنا فرضِ اعلیٰ تصور کرتی ہوں کہ اپنی بہنوں کو کچھ سُناؤں۔ میں اب اِس مضمون کو اللہ تعالےٰ کے نام سے شروع کرتی ہوں ✤

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد

مسیح وفات

احمدی یعنی پیارے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے اور غیر احمدی لوگوں میں ایک بڑا بھاری اختلاف حیات و وفات حضرت مسیح ناصری یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم کا ہے غیر احمدی انکو زندہ آسمان پر بیٹھا ہوا مانتے ہیں لیکن ان کا یہ عقیدہ بالکل غلط ہے اصل بات جو قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے تمام نبی فوت ہوگئے ہیں حضرت عیسےٰ بھی فوت ہوگئے ہیں۔ اس مسئلہ میں بعض غیر احمدی عورتیں ہماری احمدی بہنوں سے سوال کرتی ہیں تو وہ آگے سے ان کو کوئی جواب نہیں دے سکتیں۔ اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے سو میں اپنی بہنوں کے لئے یہ مضمون سُناتی ہوں اگر وہ ان دلائل کو یاد رکھیں جو میں آگے چلکر بیان کرونگی تو امید ہے کہ انکے بڑے کام آئینگے۔ اور بعض کی ہدایت کا موجب ہونگے۔ یہ تمام دلائل انشاء اللہ تعالیٰ قرآن شریف ہی سے دونگی وباللہ التوفیق ✤

حیات و ممات کے لئے عام سنت اللہ

اوّل۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آیا قرآن شریف سے کہیں یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی انسان زندہ آسمان پر ہے؟ جب ہم خدا کی کتاب دیکھتے ہیں تو ہم کو پہلے ہی پارے میں اس بات کے خلاف یہ ایک آیت کریمہ ملتی ہے ولکم فی الارض مستقرٌ ومتاع الی حین یعنی تمہارے لئے زمین میں ٹھکانا ہے اور فائدہ اُٹھانا ہے ایک وقت تک۔ اِس آیت کریمہ سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ میرا قاعدہ یہ ہے کہ لوگ زمین میں رہا کریں۔ زمین ہی ان کا ٹھکانا اور انکے لئے فائدہ کی جگہ ہے یہ بات اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو فرمائی تھی۔ اور حضرت مسیح بھی آدم علیہ السلام کے مثل تھے انکے لئے بھی یہی قانونِ الٰہی ہونا چاہیئے ✤

دوم۔ پھر ایک اور بھی آیت کریمہ ملتی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون۔ یعنی انسانوں کو کہا کہ اسی زمین میں زندہ رہوگے اور اسی میں مارے جاؤگے اور اسی سے پھر نکالے جاؤگے۔ اب ان دلائل کے ہوتے ہوئے انکار کی گنجایش نہیں ہوسکتی۔ یہ دائرہ تو تمام انسانوں کے لئے ہوا ✤

حیات و ممات انبیاء کا قانون

اب میں یہ بتاتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں کہ قرآن شریف میں انبیاء علیہ السلام کی حیات ممات کے متعلق کیا ہے تو قرآن شریف میں یہ آیت کریمہ ملتی ہے مَا محمدٌ اِلَّا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم جب جنگ اُحد میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ آنحضرت صلعم شہید ہو گئے تو لوگ گھبرا گئے اور ان کو یقین نہ آتا تھا۔ تب اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ نہیں ہے محمدؐ مگر رسول۔ اللہ اس سے پہلے بھی گزر چکے ہیں رسول اگر یہ مرجائے یا قتل کیا جائے تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔ یعنی باوجود ایمان لانے کے پھر کافر کے کافر ہی ہو جاؤ گے۔ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام انبیاء فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ کوئی انہونی بات نہیں تمام انبیاءؑ سے ہوتی آئی۔ اب یا تو حیات مسیحؑ کے ماننے والے حضرت مسیح علیہ السلام کو دائرہ انبیاء سے خارج کریں جو قرآن شریف کی محکم آیتوں کے صریح خلاف ہے یا انکی وفات مانیں۔ اب دو طرح کے دلائل ہو گئے۔ ایک تو عام تمام انسانوں کے لئے۔ اور پھر خاص انبیاءؑ کے لئے۔ جن سے وفات اور حیات انسانی کا طریق معلوم ہو گیا۔ کہ ہر ایک انسان خواہ نبی ہو یا غیر نبی زمین پر ہی وفات پاتے رہے ہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی سب فوت ہو چکے۔ پس مسیح بھی جو پہلے انبیاء میں داخل ہے وفات پا چکا۔ آگے میں بالخصوص حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق چند دلائل پیش کرتی ہوں جن کو چاہیئے کہ میری پیاری ہم قوم بہنیں یاد رکھیں + قرآن شریف کے تیسرے ہی پارہ میں آتا ہے یَا عِیسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ۔ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ یعنی اے عیسےٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے پاک کرنے والا ہوں ان لوگوں سے جنھوں نے تیرا انکار کیا اور تیرے تابعین کو تیرے منکرین پر غلبہ دینے والا ہوں قیامت تک +

مسیح ناصری کی وفات

غیر احمدی لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس آیت میں تقدیم تاخیر ہے۔ یعنی یہ آیت آگے پیچھے ہے۔ اوّل تو یہ بات ہی غلط ہے۔ اللہ تعالےٰ کے کلام میں ایسی تقدیم و تاخیر نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالےٰ کا پاک کلام تو ہر ایک عیب سے پاک ہے۔ تو پھر اُس کے پاک و صاف کلام میں ایسے نامعقول تقدیم و تاخیر جیسے نقص کا ہونا کیا معنے + اگر ہم غیر احمدی لوگوں کی یہ بات بھی تسلیم کر لیں کہ اس آیت میں تقدیم و تاخیر ہے تب بھی اُن کا مطلب حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگر اس آیت کو آگے پیچھے کر دیں تو اس کے معنے یہ ہو جاویں گے کہ اے عیسےٰ میں تجھے اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں اور تجھے پاک کرنے والا ہوں۔ اور تیرے تابعین کو منکرین پر فوقیت دینے والا ہوں قیامت تک۔ اور پھر تجھے وفات دینے والا ہوں۔ تقدیم و تاخیر کرنے کے لئے غلبہ پہلے ہو گیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ آیا غلبہ ہو چکا یا کہ نہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ غلبہ ہو چکا۔ کون کہتا ہے کہ آج کل عیسائیوں کی سلطنت نہیں اور یہودیوں کی ہے۔ یہودیوں کا تو کہیں نام بھی نہیں پس معلوم ہوا کہ وفات ہو چکی۔ کیونکہ جب غلبہ ہو چکا تو وفات کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ باوجود تقدیم و تاخیر کرنیکے وفات غلبہ سے پہلے ہے۔ اب آگے تطہیر آئی۔ تطہیر تو ہو چکی ہے آنحضرت صلعم کے زمانے میں حضرت مسیح علیہ السلام کی بہت تطہیر ہوئی قرآن شریف نے حضرت مسیح بن مریم کی بہت تطہیر کی انھیں کی تطہیر کے لئے تو کہا کہ ما قتلوہ وما صلبوہ میں آگے چلکر انشاء اللہ مفصل طور پر بیان کرونگی + جب تطہیر ہو چکی تو وفات بھی ہو چکی۔ پھر آگے چلکر رفع لو۔ جب غیر احمدی خود کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کا رفع ہو چکا تو وفات بھی ہو چکی۔ اب آگے قیامت ہے۔ تو کیا حضرت مسیح قیامت کو فوت ہونگے۔ قیامت کے دن تو مردے زندہ کئے جاویں گے اور حضرت مسیح کے لئے یہ انوکھی بات ہے کہ وہ قیامت کے دن مرینگے۔ حیف ہے ایسی لوگوں کے دین و ایمان پر۔ اور ہزار افسوس ہے تقدیم و تاخیر کرنے والوں پر۔ معزز بیبیو اور پیاری بہنوں! یہ ہیں چند دلائل آپ کو حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے متعلق سُنائے ہیں۔ اگر آپ ان کو اچھی طرح یاد رکھینگی تو بہت لوگوں کی ہدایت کا موجب ہونگے۔ اور آپ سے جس وقت کوئی غیر احمدی عورت جواب طلب کرے تو آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی دقت نہ ہوگی + اب ایک اور دلیل دیتی ہوں جس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ فوت ہو گئے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے سامنے خود اپنے مرنے کا اقرار کرتے ہیں۔ سورۂ مائدہ کے آخری رکوع میں فرماتا ہے۔ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ ؕ ..... مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ یعنے جب کہے گا اللہ تعالیٰ عیسےٰ بن مریم کو کہ کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو کہ پکڑو مجھے اور میری ماں کو دو معبود سوائے اللہ کے تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کہینگے۔ پاک ذات ہے تیری۔ نہیں ہے میرے لئے کہ میں کہوں وہ بات کہ اسکے کہنے کا میرا حق نہیں۔ ..... یعنے ان کو نہیں کہا مگر جو تُو نے مجھے حکم کیا کہ عبادت کرو اللہ تعالےٰ کی جو میرا رب ہے اور تمہارا رب۔ اور میں اُن پر نگران تھا۔ جب تک کہ میں ان میں رہا۔ پس جب **تُو نے مجھے وفات دیدی** تو تُو خود اُن پر نگران تھا۔ حیات مسیح کے ماننے والوں کے خلاف یہ آیت فیصلہ کن ہے۔ اور حق کا متلاشی اس پر یقین کر سکتا ہے مگر جنکی آنکھوں پر تعصب کی پٹی بندھی ہوئی ہے وہ تو کسی طرح بھی نہیں سمجھتے +

اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ رب العزت قیامت کے روز حضرت مسیح علیہ السلام سے سوال کرینگے۔ کہ تو نے اپنی قوم کو کہا تھا کہ اللہ تعالےٰ کو معبود نہ مانو اور اُسکی عبادت نہ کرو۔ میری اور میری ماں کی کیا کرو۔ تو حضرت مسیح جواب دینگے کہ اے اللہ آپ تو عالم الغیب ہیں میرے دلکی بات جانتے ہیں۔ بلکہ جب تک میں انمیں رہا میں ان کو وہی کچھ سکھاتا رہا جو آپ مجھے کہتے رہے اور میں اس وقت تک انکے موحد ہونیکا گواہ ہوں۔ مگر جب آپ نے مجھے وفات دیدی (اس جگہ صاف طور پر وفات کا لفظ آیا ہے) تو تُو ہی اُنکو دیکھتا تھا۔ اور تُو تو جانتا ہے کہ یہ میرے سامنے نہ بگڑے تھے۔ میری بہنوں! حیات مسیح کے ماننے والوں کو کہو کہ اب یا تو اللہ تعالےٰ کے صادق اور سچے پاک نبی کو جھوٹا کہیں یا یہ کہیں کہ عیسائی مذہب سچا ہے۔ اب تو یہی ہو سکتا ہے کہ یا یہ سمجھو کہ حضرت مسیح نے اللہ تعالےٰ کے حضور نعوذ باللہ من ذالک جھوٹ کہا یا اللہ تعالےٰ نے نعوذ باللہ یونہی کہدیا۔ اگر یہ کہو کہ حضرت مسیح نے سچ کہا تو وفات مانو اگر جھوٹ کہا تو عیسائی مذہب کو سچا مان کر عیسائی ہو جاؤ معزز بیبیو! پیاری بہنوں! ذرہ دیکھو تو کیسے کیسے بیّن دلائل ہیں مگر لوگ نہیں مانتے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنی جناب سے سمجھ عطا کرے۔ آمین +

مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ

اب قائلین حیات کی ایک دلیل کو رد کرتی ہوں۔ قائل حیات مسیح کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ مَا قَتَلُوْهُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اور بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ۔ یعنی نہ تو مسیح قتل کئے گئے اور نہ سولی دیئے گئے لیکن انکی شبیہ بنائی گئی اور بلکہ اللہ تعالےٰ نے انکو اپنی طرف اُٹھالیا +

جاہل یہ نہیں سمجھتے کہ یہاں تو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح پر سے ایک بڑا بھاری الزام دُور کیا ہے۔ کیونکہ یہودیوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جو سچا نبی ہوتا ہے وہ قتل نہیں کیا جاتا۔ اور جو سولی دیا جاتا ہے وہ لعنتی ہوتا ہے۔ اور حضرت مسیح قتل کئے گئے اور سولی دیئے گئے تو معلوم ہُوا کہ سچے نہ تھے اور لعنتی تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ نہ قتل کئے گئے نہ سولی دیئے گئے۔ اور یہ خوب یاد رکھنے کے قابل بات ہے کہ صَلَبُوْهُ کے معنے سولی پر مارنے کے ہیں نہ صرف سولی پر چڑھانے کے۔ حضرت مسیح سولی پر تو ضرور چڑھائے گئے۔ مگر آپ سولی پر مارے نہ گئے تھے۔ یہاں اللہ تعالےٰ نے ماصلبوہ فرماکر نفی قتل بالصلیب کی کی ہے۔ اور لغت سے صلب۔ کے معنے سولی پر مارنے کے ہیں +

اور کیا موت دو طرح ہی ہوتی۔ ایک قتل اور ایک سولی کے ذریعہ کسی اور طرح موت ہونی ناممکن ہے؟ کیا ممکن نہیں کہ حضرت مسیح کسی اور طرح فوت ہو گئے ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے تو صرف دو طرح کی موت سے ان کو بری کیا ہے۔ طبعی موت سے تو ان کو بری نہیں کیا۔ پھر اس آیت سے یہ مطلب لے لینا کسقدر جہالت ہے +

ولٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ

اور یہ جو فرمایا ہے کہ ولٰکن شبہ لھم۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ انکی شکل کا ایک اور شخص تھا۔ اس کو بجائے ان کے سولی دیا گیا۔ یہ بھی ایک حماقت ہے۔ کیا اللہ تعالےٰ کو یہ قدرت نہ تھی کہ بغیر کسی کو مسیح کا فدیہ دینے کے مسیح کو زندہ رکھتا۔ یہ تو ایک اللہ تعالےٰ پر الزام لگانا اور اللہ تعالےٰ کو ظالم بنانا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مسیح کی جگہ ایک بے گناہ کو سولی پر چڑھا دیا۔ اللہ تعالےٰ تو ایک ذرہ کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ ایک بے گناہ کو سولی دیا جائے +

اور جب آپ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اُسکو اپنی طرف اُٹھالیا۔ اور فرمادیا کہ بل رفعہ اللہ الیہ تو پھر شبیہ بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ یونہی ایک غریب کو سولی پر چڑھا دیا۔ ایک تو یہ ظلم ہُوا۔ اور دوسرے بے ضرورت کیونکہ وہ سولی دینے والے لوگ مسیح کو اللہ تعالےٰ کے پاس سے تو نہ لاسکتے تھے۔ تو پھر کیا ضرورت تھی کہ شبیہ بنائی جائے اگر مسیح زمین پر بھی ہوتے تو اللہ تعالیٰ کو اتنی قدرت نہ تھی کہ اپنے ایک بندے کو زمین پر رکھ کر پھر سولی سے محفوظ رکھتا اللہ تعالےٰ تو قادر ہے۔ اُس نے تو سب نبیوں کو دشمنوں کے ہاتھ سے زمین پر ہی بچایا۔ کسی کو آسمان پر نہ اٹھایا +

اور یہ بھی یاد رہے کہ لغت میں رفع کے کئی معنے ہیں۔ رفع کے معنے آسمان پر اپنے پاس اُٹھالینا تو کہیں نہیں یہ کسقدر حماقت کی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ کی نسبت یہ کہا جائے کہ وہ آسمان پر ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ یعنی ہم شاہ رگ سے بھی قریب ہیں۔ یہ تو اللہ تعالےٰ کو محدود کرنا ہُوا + رفع کے معنے یہ کہنے ہیں اوپر اُٹھالیا یعنی آسمان پر اُٹھالیا۔ اور اللہ تعالےٰ کہتا ہے کہ میں شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ سو یہ دلیل بھی باطل ہوئی۔ رفعہ اللہ الیہ کے معنے یہی ہیں کہ مسیح مصلوب ہو کر لعنتی نہیں ہوا بلکہ قتل و صلب سے بچایا جاکر مرفوع ہُوا معزز ہُوا +

دوبارہ نزول مسیح

پیاری بہنوں اور معزز بیبیو! وفات مسیح ثابت ہو جانے کے بعد مسیح کے نزول ثانی کا مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے لیکن مختصر طور پر میں اس کا بھی کچھ بیان کر دیتی ہوں + ان دلائل وفات کو سُنکر بعض کہتے ہیں اچھا ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے ہیں۔ مگر یہ کہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ اس دُنیا میں نہ آوینگے +

مُردے دنیا میں واپس نہیں آتے

سو میری بہنوں۔ اس کا جواب آپ ان کو یہ دیدیں کہ حضرت مسیح اس لئے واپس نہیں آسکتے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ من ورائھم برزخ الا یرجعون الایات۔ انکے آگے روک ہے اور وہ لوٹیں گے نہیں۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے وفات یافت گاں کے لئے روک ڈالدی ہے کہ وہ اس دُنیا میں دوبارہ نہ آوینگے +

غیر احمدی یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ قادر ہے کیا وہ اس روک کو جو اُس نے آپ ڈالی ہوئی ہے ہٹا نہیں سکتا تو اس کا جواب آپ یہ دیا کریں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے اپنے ایک صحابی کو بُلایا اور کہا کہ اے جابر تجھے ایک خوشخبری دُوں تو آپ نے جابر کو کہا کہ تیرے باپ کو جو جنگ بدر میں شہید ہو چکا ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے حضور بُلایا۔ اور فرمایا اپنی کوئی خواہش بیان کرو۔ اُس نے کہا اے اللہ میری بڑی خواہش یہ ہے کہ میں پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر اللہ تعالےٰ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر اللہ تعالےٰ کی راہ میں مارا جاؤں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ کوئی اور مُراد مانگ۔ اس بات کا مینے اپنی ذات سے عہد کیا ہُوا ہے کہ مُردوں کو دُنیا میں دوبارہ نہیں بھیجا کرونگا +

خاتمہ مضمون اور دُعا

اے میری ہم قوم بہنوں! اب میں اس مضمون کو اللہ تعالےٰ ہی کے نام پر ختم کرتی ہوں اور میں اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے لئے اس مضمون کو موجب برکت کرے اور آپ کے لئے اور کئی روحوں کے لئے مفید ثابت ہو۔ پیاری بہنو! اگرچہ میں بالکل بے علم ہوں مگر اب اپنے بڑے فرض سے سُبکدوش ہوتی ہوں۔ گو میرا مضمون بہت ہی چھوٹا سا ہے اور اسمیں کوئی خوبی نہیں پائی جاتی مگر بہنوں مجھے علم ہی اتنا ہے آپ سب دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ میرے علم میں ترقی دیوے تاکہ میں کسی اور مبارک موقعہ پر آپ کی کوئی خدمت کر سکوں۔ آمین

امید ہے کہ میری اور بہنوں نے بھی اپنا فرض اُتارنے کے لئے کچھ سُنانا ہوگا۔ اس لئے اب میں تو ختم کرتی ہوں اور دُعا کرتی ہوں۔ آپ بھی میرے لئے اور تمام قوم کے لئے دُعا کریں کہ الٰہی تُو ہمیں ترقی دے اور باغ احمدؐ کو پھولوں سے بھر۔ اور ہم سب کے دل میں ایک اسلام کا جوش اور پیارے احمدؐ کی محبت ڈال اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اُسکی پاک تعلیم کو دُنیا کے کناروں تک پھیلا دیں اور اُس کا نام روشن کر دیں +

الٰہی ہمارے ایمانوں میں آپ ترقی دے۔ الٰہی ہمیں ایسے موقع دے کہ ہم اپنی جانیں اور عزتیں اور مال تیری راہ میں قربان کر دیں۔ اور آنحضرت صلعم کی سچائی ہر ایک فرد بشر کے دل پر محض تیری عطا اور تیری توفیق سے بٹھا دیں +

الٰہی ہمارے علموں میں ترقی ہو۔ اور اس برگزیدہ قوم پر تیرے فضلوں کی موسلا دھار بارشیں آئیں۔ ہمارے لئے آپ کے جوارِ رحمت میں جگہ اور حشر کے دن ہمیں پیارے احمدؐ اور پیارے محمدؐ صلعم کے خادموں میں جگہ ملے آمین۔ یارب العلمین +

میں انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایک مضمون "صداقت مسیح موعود" تمھیں کل یا پرسوں سُنا دونگی۔ جو آپکے لئے بہتر ہوگا۔ وباللہ التوفیق۔ والسلام۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

النبوۃ فی الاسلام

النبوۃ جسے کہتے ہیں وہ اسلام میں ہے
علم سب علم الاسماء کا اِس لام میں ہے
جس کے مشتاق ہیں عشاقِ خداوندِ زمن
وہ مئے کہنہ اگر ہے تو اِسی جام میں ہے
وہ نبوت سے تو منکر ہیں مگر کہتے ہیں
زندگی بندۂ مسلم کی بس الہام میں ہے
شان نبیوں کی مسیحا سے بھی افضل درجہ
حسن و احسانِ محمدؐ مرے گلفام میں ہے
سمِ قاتل جو سمجھتے ہیں انھیں کیا معلوم
برگتِ دین کی دُنیا کی اسی نام میں ہے
ان سے ہو پیار ہمیں تجھ سے جو رکھتے ہیں نقار
یہ نہیں ہوگا کہ غیرت ترے خدام میں ہے
احمدی ہو تو مری بات نہ بھولو کہ نجات
قادیاں والے کی اِس آل کے اکرام میں ہے
یہ معمّا نہیں کھلتا کوئی سمجھائے مجھے
اس قدر کبر و اِبا کیوں بتِ خودکام میں ہے
پاک بنتا ہے مگر غور کبھی تو کرتا
گند کیوں سارے جہاں کا ترے پیغام میں ہے
جسکو محمود خداوندِ جہاں کہتا ہو
بندگی تیری اس پاک کے دشنام میں ہے
تم خدا کے لئے تکلیف اُٹھاؤ پیارو
صبحِ امید کا نظارہ اسی شام میں ہے
برہمن کو یہ سُنا دو کہ وہ نورِ توحید
مدنی چاند میں بھی ہے جو ترے رام میں ہے
خونِ دل پینے جگر کھانے سے ہے کام مجھے
کہ ہمیشہ کی خوشی دین کے آلام میں ہے
یہ رہِ عشق ہے چلئے تو سنبھل کر چلئے
خطرہ ٹھوکر کا مسافر کو ہر اک گام میں ہے
نام بھی بھول گئے ہونگے مرا وہ لیکن
اب تلک ویسی ہی الفت دلِ ناکام میں ہے
پہلے انعام پہ انعام ہُوا کرتے تھے
اب یہ تعزیر جو ہے کہئے کس الزام میں ہے
میں وہی ہوں وہی دعویٰ ہے محبت کا مجھے
تو ہی کچھ اور بنا بیٹھا اِن اصنام میں ہے
تم تو کہتے تھے مجھے میں نہ کبھی چھوڑوں گا
بے رُخی کیسی مری جان اِن ایام میں ہے
یاد آتی ہے تو گھنٹوں مجھے رُلواتی ہے
ہائے وہ بزم نشاں جس کا اسی بام میں ہے
حجِ کعبہ اسے کب دیکھئے ہوتا ہے نصیب
سالہا سال سے بے چارہ احترام میں ہے
وہ دلِ مضطر الکمل کہ تڑپتا تھا مدام
شکر الحمد گئی دن سے اب آرام میں ہے

اخبار عالم

سالونیکا کے قونصلوں کی رہائی۔ لنڈن ۷۔ جنوری۔ سفرائے دول ائتلاف نے گورنمنٹ یونان کو مطلع کیا ہے کہ سالونیکا کے گرفتار شدہ قونصل رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اسپر گورنمنٹ یونان نے اظہار اطمینان کیا ہے ✦

جرمن قبرستان پر روسی قبضہ۔ لنڈن ۷۔ جنوری۔ پیٹروگراڈ کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے ہم نے زارٹورسک کے قبرستان پر قبضہ کر لیا۔ اور زارنو دیز کے شمال مشرق میں ہم نے غنیم سے جو موقعے چھینے تھے انپر قبضہ کر لیا ہے ✦

زرنو ویز پر شدید جنگ۔ لنڈن ۷۔ جنوری۔ روسیوں نے زرنو ویز کی شمالی گھاٹیوں پر حملہ کرنے کی غرض سے ۴۰ توپوں سے ۵۰ گھنٹہ تک گولہ باری کی اور اسکے بعد کچھ دیر ٹھہر کر پیدل سپاہ نے کامیابی سے حملہ کیا۔ اعلان کیا گیا ہے کہ زار روس بھی اس رزمگاہ میں تھے ✦

ہوائی حملہ پسپا کرا دیا گیا۔ لنڈن ۵۔ جنوری۔ دو آسٹروی ہوائی جہازوں نے ویلونا پر اُڑنے کی کوشش کی۔ مگر پسپا کر دیے گئے ✦

سان گیوانی پر اطالویوں کا قبضہ۔ لنڈن ۸ جنوری۔ اطالویوں نے کوہ سپیرون کے جنوبی ڈھلوانوں پر سان گیوانی کے مورچوں پر اچانک حملہ کر کے قبضہ کر لیا ✦ آسٹروی توپخانہ نے فیلا اور اسونزو کی وادیوں پر گولہ باری کی مگر اس سے کچھ نقصان نہ پہنچا ✦

مشرقی افریقہ میں جنگ۔ ایک بحری مہم نے جو جھیل ٹانگانیکا کیطرف روانہ کی گئی تھی جرمن مسلح سٹیمر کنگائی پر حملہ کیا اور دس منٹ کی جنگی کارروائی کے بعد اسے ہتھیار ڈال دینے پر مجبور کر دیا تمام جرمن افسر ہلاک ہو گئے ✦

برطانیہ کی تجارت۔ لنڈن ۷۔ جنوری۔ سال گزشتہ کی درآمد میں ۱۲۱۱۶۶۵۷ پونڈ کا اضافہ ہوا۔ اور برآمد میں ۴۰۲۱۷۰۷ پونڈ کی کمی ہوئی ہے ✦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصہ سوم
نغمۂ اکمل

یہ مجموعہ ہے قاضی اکمل کی نظموں کو جو انھوں نے گزشتہ تین سال میں مختلف اوقات میں لکھیں یہ نظمیں چونکہ برنگ تغزل ہیں اس لئے ہر مذاق کے احمدی کے لئے نہایت دلچسپ ہیں۔

قیمت ۱ر

احباب کو چاہیئے کہ بہت سے نسخے اکٹھے منگوا کر مقامی طور پر تقسیم کریں۔ ملنے کا پتہ:۔ تشحیذ۔ قادیان

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے اڑھائی روپیہ جریان۔ دردِ کمر۔ کثرتِ احتلام۔ ان تمام امراض میں یہ کشتہ اکسیر ثابت ہوا ہے۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مُردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے بہت سی بیماریاں مثلاً مالیخولیا نسیان۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا۔ ضعفِ دماغ۔ بینائی کا کم ہونا بیخوابی۔ خوف۔ نامردی۔ وغیرہ پیدا ہو جاتی ہے۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا ہے محض خدا تعالےٰ کے فضل سے چوبیس روز کے استعمال میں بالکل شفا پا گئے۔ بعد تجربہ کے اعلان کیا جاتا ہے تا کہ پبلک فائدہ اٹھائے۔ قیمت ۲۴ روز کے لئے بمعہ بدرقہ عہ

محصول ڈاک بذمہ خریدار ✦ اس دوا کو منگا کر آزماؤ ✦

المشتہر نظام جان عبدالرحمن کاغانی۔ قادیان ضلع گورداسپور

چمکارِ محمدؐ

حصہ پنجابی نظم

یعنے سوانحعمری حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ اس کتاب کو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے بہت پسند فرمایا تھا اور مبلغ تیس روپے اسکی اعانت کے لئے بھی عطا فرمائے تھے۔ اب حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بھی اس کتاب کی خریداری کے واسطے تمام احمدی احباب کو بہت تاکید فرماتے ہیں۔ قیمت فی جلد ۴ر

ملنے کا پتہ:۔ منشی جھنڈا خان برانچ پوسٹماسٹر بیہالی گورداسپور

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں ایم قاسم علی پبلشر کے لئے چھپکر شائع ہوا)

انکار خلافت کی
مولوی محمد علی صاحب
کو
ایک عبرت انگیز سزا

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں برد

حق کی مخالفت بھی دل کو مسخ کر دیتی ہے۔ اچھا بھلا لکھا پڑھا انسان ایسی باتیں کرنے لگتا ہے جس سے اسکی نہ صرف علمی پردہ دری ہو۔ بلکہ وہ اپنے ہم چشموں میں سخت ذلیل ہوتا ہے۔ ابھی چند روز کی بات ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے سیالکوٹ ایک بڑے مجمع میں بڑے زور سے کہا کہ آیت و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد حضرت احمد قادیانی کے بارے میں نہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اسکے آگے آتا ہے فلما جاءھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین۔ اور حضرت اقدس کو کسی نے ساحر نہیں کہا۔ اسکے جواب میں جب سحر کے معنے بتلائے گئے اور لوگوں کا آپ کو (نعوذ باللہ) ساحر کہنا الہام الٰہی اور واقعات سے دکھایا گیا۔ تو خواجہ صاحب ایسے خاموش ہوئے کہ گویا اس دنیا ہی میں نہیں یا کم از کم ہندوستان نہیں ولایت جا چکے ہیں ✦

پھر مولوی محمد علی صاحب نے بڑی تحدی سے کہا کہ عرب میں کوئی نبی حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے پہلے نہیں آیا۔ اس پر مولوی فاضل میر محمد اسحٰق صاحب نے ایک زبردست مضمون لکھا جسپر اہل علم کی نظر میں جو ذلت مولوی محمد علی صاحب کی ہوئی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ✦

اب تازہ پیغام ۹ جنوری (جو آج ۱۲ جنوری کو قادیان میں پہنچا ہے) سے معلوم ہوا کہ خدا نے مولوی محمد علی صاحب کی ذلت کا ایک اور سامان خود اسی کے اپنے ہاتھوں سے کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ نے ۳۱ دسمبر کو ایک خطبہ اس مضمون پر پڑھا ہے

میثاق النبیین کا مصدق کون ہے؟ میاں صاحب کے ترجمۂ قرآن میں اسے مسیح موعود کے "حق میں بتانا صریح طور پر غلط اور تحریف ہے"

یہ عنوان دیکھتے ہی ہمیں تعجب ہوا۔ پھر جب کالم ۳ پر یہ عبارت پڑھی۔ "وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ××× حیدرآباد دکن سے ایک شخص اٹھا اس نے اپنے خطبہ میں یہ کہدیا کہ جو رسول مصدق لما معکم ہیں ذکر کیا گیا ہے یہ محمد رسول اللہ صلعم نہیں بلکہ مرزا صاحب ہیں یہ آواز محمد رسول اللہ کی تحقیر کرنیوالی ہے ××××××

"اب جو میاں صاحب کیطرف سے قرآن کریم کے پہلے پارہ کا ترجمہ شائع ہوا ہے اسمیں اس توقع کے بالکل برخلاف اسی آیت (وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ الآیہ) کو لیکر اس سے مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت نکالا گیا ہے۔ بالآخرۃ ھم یوقنون سے مراد لیا ہے کہ آخرت سے مراد مرزا صاحب کی وحی ہے اور اس آیت (ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم) سے اسکی تائید کی ہے کیا یہ قرآن کے ساتھ صریح تمسخر اور استہزا نہیں۔ اور کیا اس میں آنحضرت صلعم کی توہین میں کوئی کسر باقی رہ گئی ہے (پیغام ۹ جنوری) تو اور بھی حیرت ہوئی۔ کیونکہ اس ترجمۃ القرآن میں جو قادیان سے شائع ہوا ہے آیت ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم کے متعلق ہرگز یہ نہیں لکھا گیا کہ یہ آیت حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلعم کے لئے نہیں اور اسکے مصداق حضرت مرزا صاحب ہیں اور نہ اس آیت کو کسی جگہ اس غرض سے بطور استدلال لایا گیا ہے بلکہ ترجمہ میں تو ایک امر کا بطور قاعدہ کلیہ ذکر تھا کہ ہر رسول اپنے بعد آنیوالے پر ایمان لانے کی تاکید اپنی امت کو کرتا ہے یعنے اپنے پیچھے آنے والی وحی کی تصدیق فرماتا ہے چنانچہ ترجمۃ القرآن موجود ہے آپ صفحہ ۱۲ ملاحظہ فرمائیں

"پیچھے آنیوالی وحی و رسالت پر ایمان لانے کا ذکر بطور قاعدہ کلیہ کے اس آیت میں ہوا ہے وَاِذْ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتٰب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ۔"

اب دیکھئے کہ یہاں تو صرف یہ بات بتائی ہے کہ یہ بات بطور قاعدہ کلیہ ہے کہ ہر آنیوالا رسول اپنے پیچھے آنیوالے رسول پر ایمان لانے اور اسکی تصدیق کرنیکی تاکید کرتا رہا ہے۔ یہاں یہ ہرگز نہیں لکھا کہ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم سے مراد مرزا صاحب ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں بلکہ اس نوٹ مذکورہ بالا میں تو یہ لکھا گیا ہے کہ ہر پہلا آنیوالا رسول پیچھے آنے والے رسول و نبی کی تصدیق کرتا ہے اور اسکی وحی و رسالت پر ایمان لانے کی تاکید کرتا ہے۔ اس اعتبار سے حضرت محمد رسول اللہ بطریق اولیٰ اور سب سے بڑھ کر اس آیت کے مصداق ہیں اور یہ بات جو لکھی گئی ہے یہ کوئی ہماری ایجاد نہیں بلکہ مفسرین سابقین نے بھی آیت وَاِذْ اخذ اللہ میثاق النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے ایسا ہی لکھا ہے۔ دیکھو تفسیر محی السنۃ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم المعروف خازن جو تمام علماء اہلحدیث و احناف میں مشہور و معروف ہے اور ہندوستان کا بچہ بچہ اس سے واقف ہے اس میں لکھا ہے:۔

ان اللہ تعالیٰ اخذ المیثاق من النبیین خاصۃ قبل ان یبلغوا کتب اللہ ورسالاتہ وعبادہ ان یصدق بعضھم بعضا واخذ العھد علی کل نبی ان یومن بمن یاتی بعدہ من الانبیاء وینصرہ ان ادرکہ وان لم یدرکہ ان یامر قومہ بنصرتہ ان ادرکوہ واخذ المیثاق من موسیٰ ان یومن بعیسیٰ ومن عیسیٰ ان یومن بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ✦

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیین سے میثاق لیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی تصدیق کریں۔ اور اپنے پیچھے آنیوالے پر ایمان لانے اور اسکی نصرت کا اپنی اپنی امت کو حکم دیں چنانچہ موسیٰ سے عہد لیا ہے کہ عیسیٰ پر ایمان لائیں اور عیسیٰ سے عہد لیا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ اب یہ ایسی صاف بات ہے کہ اسمیں کسی کو شک نہیں۔ خود آپ بھی بایں شیوۂ اباواستکبار اس بات سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلعم نے اپنے پیچھے آنیوالے مسیح موعود پر ایمان لانے اور اسکی نصرت کی تاکید فرمائی ہے۔ اگر یہ آیت میثاق صرف ایک قاعدہ کلیہ بیان کرنے کے لئے نہ لائی جاتی۔ بلکہ خاص مسیح موعود کو ایک عہدنامہ کا رسول ثابت کرنیکے لئے ہوتی تو عبارت یوں ہوتی کہ اس آیت میں پیچھے آنیوالی وحی و رسالت پر ایمان لانے کا ذکر ہے بلکہ یوں ہوتی کہ اس آیت میں اس پیچھے آنیوالی وحی و رسالت کا ذکر ہے جس کا بالآخرۃ ھم یوقنون میں ذکر ہے + باقی رہا یہ امر کہ بالآخرۃ ھم یوقنون میں ہمنے الآخرۃ سے مسیح موعود کی وحی مراد لی ہے۔ سو اس جرم کے مجرم ہم ہی نہیں بلکہ وہ قدسی صفات بھی ہے جس سے کسی مسئلہ میں اختلاف رکھنا آپکے نزدیک بیعت کے مفہوم کے ساتھ تمسخر کرنا ہے اور جسکی بیعت آپ نے اور آپکے رفقاء نے اپنی منازل سلوک کو مکمل کرنیکے لئے صوفیانہ طور پر کی تھی اور جسے آپ میں سے کئی سیدنا المہدی علیہ السلام لکھتے ہیں اور جسکی بیعت کا ارشاد آپنے کراہتہً واکراہا مسجد مبارک کی چھت پر دوبارہ کی تھی اور جس نے آپکو بقول آپکے انگریزی کے نوٹ لکھائے اور جس سے آپنے بقول خود قرآن سیکھا۔ ملاحظہ ہو حضور کا پارہ اوّل جو انکی زندگی میں آپکی آنکھوں کے سامنے شائع ہوا اور جسکے خلاف آپنے اسوقت ہرگز آواز نہیں اٹھائی اور اس امر کا فیصلہ آپ ہی پر ہے کہ یہ آواز نہ اٹھانا نفاق سے تھا یا اس تفسیر سے کامل اتفاق رکھنے کی وجہ سے . . .

(مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گو آپ کے عقائد میں پیشوا حکیم مرہم عیسےٰ نے تو حضرت مولانا رضی اللہ عنہ کی اس تفسیر کو کھلے لفظوں میں نہایت غلط۔ نہایت ردی کہا ہے اب آپ بھی اس پر بطور ستزاد

جو چاہو کہو خواہ اسے رسول اللہ صلعم کی ہتک قرار دو۔ یا اسے تحریف قرآن سمجھو جو جی میں آئے کہو۔ فاصنع ما شئت +

اسکے بعد میں اس سوال کو لیتا ہوں کہ تم جاء کم رسول مصدق لما معکم سے مراد کونسا رسول ہے سو ایک محمل تو اس آیت کا بحوالہ تفسیر خازن بیان ہو چکا ہے جو دیگر اکابر مفسرین نے بھی لکھا ہے + اب دوسرا محمل جو اس آیت میثاق کا ہے اور جسکی بناء پر آپنے اتنا شور مچایا ہے اور لکھا ہے:-

"جاؤ تاریخ کو چھان مارو جاؤ دنیا کے تمام کونوں میں تلاش کرو۔ وہ کون نبی دنیا میں آیا جس نے آکر سب سے پہلے تمام نبیوں کی تصدیق کی وہ ایک محمد رسول اللہ صلعم ہی ہے۔"

اور پھر لکھا ہے:-

"لیکن جس نے پہلے تصدیق کی آج اس کا نام تو اڑ گیا اور اسکی جگہ مرزا صاحب کو دے دیگئی۔ حالانکہ اتنا نہیں سوچتے کہ مرزا صاحب تو خود قرآن سے تصدیق کے محتاج ہیں۔ (ص ۳ و ۴ پیغام +

سو آپکی نسبت اے مولوی صاحب سنی۔ تاریخ کو چھان مارنے اور دنیا کے تمام کونوں کو تلاش کرنے کی کیا ضرورت ہے آپ اسی ترجمۃ القرآن کا (جو حضرت خلیفہ ثانی سیدنا محمود کی زیر نگرانی قادیان سے شائع ہوا ہے) صفحہ ۴۰ تا ۴۵ ملاحظہ فرمائیں وہاں ص ۴۳ پر یہ الفاظ ہیں +-

"قرآن کریم میں دعوٰی کیا گیا ہے کہ وہ نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ فرمایا ہے۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتٰب وحکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ ط قال ءاقررتم واخذتم علٰی ذٰلکم اصری ط قالوا اقررنا ط قال فاشھدوا وانا معکم من الشٰھدین ○ فمن تولّٰی بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفٰسقون (سورہ آل عمران ۳ آیت ۸۲ و ۸۳) اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے پختہ عہد لیا۔ البتہ جو کچھ میں نے تم کو کتاب اور حکمت دی ہے، پھر آئے تمہارے پاس کوئی رسول جو تصدیق کرے اسکی جو تمہارے پاس ہے تو ضرور ضرور تم اسپر ایمان لانا۔ اور اسکی مدد کرنا۔ پھر فرمایا کہ کیا تمنے اسبات کا اقرار کیا۔ اور اسبات میں میری تاکید کو قبول کر لیا۔ تمام انبیاء نے کہا کہ ہم نے اقرار کیا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم بھی گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ رہونگا۔ پس جو کوئی شخص اسکے بعد منہ پھیر لے گا۔ پس یہ لوگ میری جماعت سے خارج شدہ ہوں گے۔ پھر اس کے بعد لکھا ہے

(۲) "ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن کریم کا دعوٰی ہے کہ وہ نبی جس نے سب نبیوں کے الہامات کی تصدیق کرنی تھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کل انبیاء کے مصدق ہیں" ص ۴۴

(۳) "پس قرآن کریم میں جو پہلی امتوں کی کتب کی تصدیق کا ذکر بار بار آتا ہے۔ تو اسی پیشگوئی کیطرف اشارہ کرنیکے لئے آتا ہے" ص ۴۴ +

کیا یہ پانچ صفحے ترجمۃ القرآن کے اس امر کو صاف صاف واضح نہیں کر رہے کہ اس آیت میثاق النبیین میں ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ پس اب مولوی محمد علی صاحب اپنے الفاظ پر نظر کریں کہ آیا جو حملہ آپنے کیا تھا اور جسپر آپ نے خطبہ جمعہ پڑھنا ضروری سمجھا۔ وہ کیسا نارو اتھا۔ ایک معزز اور کسی گروہ کی امارت کے مدعی کے لئے تو نہایت شرم کی بات ہے کہ وہ بے سوچے سمجھے ایک الزام لگا دے حالانکہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہو اسکی کوئی بھی اصلیت نہ ہو۔ مولوی صاحب خدارا اس مغلوب الغضبی کی عادت کی اصلاح کرو۔ اور جلد بازی چھوڑ دو کہ یہ آپ کو بہت سی برکات سے بے نصیب کر دیگی علاوہ کئی بار ذلیل کرا چکی ہے۔ کیا یہ آپ کی مغلوب الغضبی اور جلد بازی ہی نہ تھی کہ آپ نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے سامنے کتاب پھینک ماری جس سے آپ آیندہ علم حاصل کرنے سے محروم رہ گئے پھر کیا یہ جلد بازی کا نتیجہ نہیں۔ کہ حضرت خلیفہ اول کی وفات سے پہلے آپ نے ایک اعلان شائع کر دیا کہ خلافت کوئی چیز نہیں۔ وغیر ذالک اور پھر آپ نے جب ہر طرح کی ناکامی دیکھی اور جسکی خلافت کے قیام کے خوف سے یہ اعلان شائع کیا تھا جب اسے ہر طرح خدا کے فضل و رحم سے تمکین حاصل ہوئی۔ تو آپ کے حاشیہ نشینوں کو کہنا پڑا کہ اصل میں اسوقت جلدی ہوئی ورنہ اگر اپنے ہاتھ خود نہ کاٹے ہوتے تو ممکن تھا مولوی محمد علی صاحب خلیفہ بنجاتے +

پھر اب کیا یہ جلد بازی کا ثمرہ نہیں۔ کہ قادیان سے شائع شدہ ترجمۃ القرآن کا صرف ایک دو سطری نوٹ پڑھ کر بے سوچے سمجھے آپ نے شور مچا دیا کہ نبی کریم صلعم کی ہتک ہو گئی کہ آیت میثاق النبیین کا مصداق حضرت مرزا صاحب کو ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ وہاں تو یہ آیت اس قاعدہ کلیہ کی تائید میں لائی گئی ہے کہ ہر رسول اپنے پیچھے آنے والے رسول کی وحی و رسالت پر ایمان لانے اور اسکی نصرت کرنے کی تاکید کرتا ہے اور یہ ایسی بات ہے جو اکثر اکابر مفسرین نے لکھی ہے ملاحظہ ہو۔ تفسیر فتح البیان جلد ۲ ص ۶۷ + اور ابن کثیر جلد ۲ ص ۲۴۶ اور تفسیر ابن جریر جلد ۳ ص ۲۳۶ و ۲۳۷ + اور تفسیر صاوی جلد ۱ ص ۱۶۷ + اور انکے علاوہ پڑھو۔ نیسابوری۔ ثعالبی معالم التنزیل۔ روح البیان مجمع البیان۔ مراح البید کہ ان سب تفاسیر میں مختلف الفاظ کے ساتھ اس آیت میثاق کا ایک محمل یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ جو ہم نے آیت بالاخرۃ ھم یوقنون کے اس نوٹ میں بیان کیا ہے جسپر آپ نے اعتراض کیا ہے۔ اگر آپکی عقل پر جہالت کا پردہ نہ ہوتا تو آپ تفسیر ابن جریر کو ہی دیکھ لیتے جسمیں لکھا ہے۔ "واولی الاقوال بالصواب قول من قال معنی ذٰلک۔ الخبر عن اخذ اللہ میثاق من ابنیاء بتصدیق بعضھم بعضاً" ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جاء کم رسول مصدق لما معکم کے دوسرے محمل کے مطابق اس ترجمۃ القرآن کے ص ۴۲ - ۴۴ تک بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ہی اسکا مصداق ہیں مولوی محمد علی صاحب کے رفقاء اگر انمیں ہماری نسبت انصاف کا کچھ جذبہ باقی رہ گیا ہے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خدارا غور کریں۔ آیا ایسا مغلوب الغضب شخص جو جلد بازی میں اپنی پوزیشن و ذمہ واری کا خیال بھی نہیں رکھ سکتا۔ امارت کے لائق ہے؟ کہ اندھا دھند ایک الزام لگاتا ہے اور نہیں دیکھتا کہ جو بات میں دوسرے فریق کیطرف منسوب کر رہا ہوں اس کا وہ تو قائل ہی نہیں۔ مولوی صاحب ہمیں دکھاؤ تو سہی۔ ترجمۃ القرآن میں کہاں لکھا ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مرزا صاحب ہیں۔ اور رسول کریم صلعم نہیں۔ برخلاف اسکے میں دکھا آیا ہوں ترجمہ کے ص ۴۳ سے کہ اس آیت کا مصداق نبی کریم صلعم کو ہی ٹھہرایا گیا ہے +

اخیر پر یہ ذکر کر دینا بھی بے محل نہ ہوگا کہ سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کیسا شریف النفس اور مطابق الہام الٰہی حلم کا پتلا ہے۔ جب مولوی محمد علی صاحب کے تفسیری نوٹ شائع ہوئے۔ تو اسکی فاش غلطیوں پر دارالامان کے اہل علم ہنسے اور میں کہ ان کا ایک ادنیٰ ترین خادم ہوں میں نے ایک مضمون لکھا جسمیں بعض غلطیاں اسکی جمع کیں اور میں نے دکھایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے دراصل حضرت خلیفہ اول اور مولانا سرور شاہ صاحب کی تفسیر کی نقل کی ہے مگر پھر بھی انکے اصل منشا کو سمجھا نہیں۔ اور یہ اسکی علمی پردہ دری ہے لیکن جب سیدی و مولائی حضرت محمود کو میں نے وہ مضمون دکھایا تو آپنے اسکے طبع کرنیکی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ ہم تو مجبوراً مدافعت کرتے ہیں صرف اسبات میں جو ہم پر حملہ کیا جاتا ہے اور تفسیری نوٹ جو مولوی محمد علی نے شائع کئے ہیں اسمیں اگر اس نے غلطیاں کی ہیں تو معلوم ہونے پر اصلاح کریگا۔ انسانی کام بے نقص نہیں ہوتے۔ جبتک کسی شعائر اللہ کی ہتک نہیں کرتا۔ یا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کا اثر ہم پر پڑتا ہو ہم اسکی طرف توجہ نہیں کرتے۔ یہ تھی وہ پردہ پوشی جو حضرت صاحب کے ایماء سے کی گئی۔ اور ایک شریف النفس کے لئے تو ایسی بات ہی کافی تھی کہ وہ ہم پر کسی قسم کا اعتراض نہ کرتا۔ مگر افسوس ہے کہ یہاں ایسا نہیں ہوا۔ خیر اس جگہ اس کا ذکر کرنا بے محل ہوگا۔ انشاء اللہ کسی اور موقعہ پر ذکر کیا جائیگا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین +

۲۴ جنوری ۱۹۱۶ء (راکس)

م قومی طور پر تباہ کن ہو عفو سے کام لینا چاہئے۔ اب اسکے مقابلہ میں ایک یہ شخص ہے کہ بغیر اسکے کہ کچھ سوچتا سمجھتا۔ صرف یہ دیکھ کر کہ ہائیں پہلا پارہ ترقی اسلام نے شائع کر دیا۔ اپنے خطبہ جمعہ میں ایسا لغو اعتراض کرتا ہے کہ جس سے